Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
18

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

24 ربیع الثانی 1429 ہجری 1 ہجرت 1387 ہش 1 مئی 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ ان دنوں حضور انور مغربی افریقہ کے ممالک کے دورہ پر ہیں۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور سفر میں خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہوئے زندگی بسر کرو

ارشاد باری تعالیٰ

یَااَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْارَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًاوَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِہٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا۔ (سورۃ نساء:۲)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں میں مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو۔ اور رحموں کے تقاضوں کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ کَرِھْتُمُوْھُنَّ فَعَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّیَجْعَلَ اللّٰہُ فِیْہِ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ (سورۃ نساء: 20)

ترجمہ: اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہوئے زندگی بسر کرو۔ اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو یاد رکھو یہ بالکل ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو تو اس میں خدا تعالیٰ بہت سا برتری کا سامان پیدا فرمائے۔

فَاسْتَجَابَ لَھُمْ رَبُّھُمْ اَنِّی لَا اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْاُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَ اُوْذُوْافِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْاوَ قُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَیِّئٰتِھِمْ وَلَاُدْخِلَنَّھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ثَوَابًامِّنْ عِنْدِاللّٰہِ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الثَّوَابِ۔

(سورہ اٰل عمران:196)

ترجمہ:۔ پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی (اور کہا) کہ تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ہرگز ضائع نہیں کروں گا۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ تم میں سے بعض، بعض سے نسبت رکھتے ہیں پس وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں دکھ دئے گئے اور انہوں نے قتال کیا اور وہ قتل کئے گئے، میں ضرور ان میں سے ان کی بدیاں دور کروں گا اور ضرور داخل کروں گا انہیں ایسی جنتوں میں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں (یہ) اللہ کی جناب سے ثواب کے طور پر (ہے) اور اللہ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَاناً اَحْسَنُھُمْ خُلُقاً وَخِیَارُکُم خِیَارُکُم لِنِسَاءِ کُمْ۔ (جامع ترمذی۔ کتاب النکاح باب حق المرءۃ علیٰ زوجھا)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیوی سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔

☆......عَنْ مُعَاوِیَۃَ ابْنِ صَیدَۃَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ مَاحَقُّ زَوجِہٖ اَحَدُنَا عَلَیْہِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَھَا اِذَاطَعِمْتَ وَتَکْسُوھَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَاتَضْرِبِ الْوَجْہَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَھْجُرْاِلَّا فِی الْبَیْتِ۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح)

ترجمہ: حضرت معاویہ بن صیدۃ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب تو کھانا کھائے تو اس کو بھی کھلا، جب تو پہنے تو اسے بھی پہنا۔ یعنی جس حیثیت کا کھانا تو کھاتا ہے اسی حیثیت کا کھانا اسے بھی کھلا اور جس حیثیت کا لباس تو پہنتا ہے اسی حیثیت کا اسے بھی پہنا۔ اور تو اپنے بیوی کے چہرے پر نہ مار۔ اور ہمہ وقت اسے برا بھلا کہتے رہنے کی عادت ترک کر دونوں کے درمیان اَن بَن ہونے کی صورت میں اس سے علیحدگی اختیار نہ کر مگر گھر کے اندر ہی۔

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے۔ ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرمادیا ہے۔ وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ (سورۃ البقرہ:۲۲۹) کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں۔ اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردے کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں چاہئے کہ بیویوں کا خاوند سے ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَ ھْلِہٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 418-417)

''ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری کیلئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھاویں ورنہ وہ گنہگار ہوں گے۔ اور جب کہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہے تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی۔ جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے۔ اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے اس لئے چاہئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں'' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 218-217)

''ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَ ھْلِہٖ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے۔ جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جسکا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں۔ وہ نیک کہاں! دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے۔ جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 148)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خاص طور پر مسجدوں میں اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم نے کوئی دنیاداری کی بات یہاں نہیں کرنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صرف اللہ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی ہے

ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا کے قریب کرنا ہے۔ آپس میں محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینا ہے۔ اگر ہم اس مقصد کے حصول کی کوشش نہیں کر رہے تو ہمارا احمدی کہلانا بے مقصد ہے

(حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ جمعہ ٹیلی فون رابطہ سے براہِ راست MTA پر نشر ہوا۔)

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۲۵/اپریل ۲۰۰۸ء بمقام پورٹونووو (بینن)

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج اللہ کے فضل سے پورٹونووو کی اس مسجد میں ہم نماز جمعہ ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ خوبصورت اور وسیع مسجد بنائیں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ یہاں جمع ہوسکیں گذشتہ دورے میں مَیں جب آیا تھا تو ایک اور مسجد کا افتتاح کیا تھا۔ جماعت احمدیہ پر اللہ کا بڑا احسان ہے کہ وہ توفیق دے رہا ہے کہ ہر خطے اور شہر میں مسجدوں کی تعمیر کریں۔ افریقہ کے غریب ممالک کے دور دراز چھوٹے علاقوں میں بھی اور بڑے شہروں میں بھی مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے اسی طرح یورپ اور دوسرے مغربی ممالک میں بھی مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ ہر جگہ جماعت بڑی قربانیاں کر کے مساجد بنا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کے پاس نہ تیل کی دولت ہے اور نہ کسی اور ذریعہ سے ہم دولت کما سکتے ہیں۔ ایمان کی دولت ہے جس کی وجہ سے احمدی قربانی کرتے ہیں پس آپ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس دولت کی ہمیشہ حفاظت کرنی ہے۔ یہ ایسا خزانہ ہے جسے چھیننے کے لئے ہر راستے پر چور اُچکے اور ڈاکو بیٹھے ہیں۔ بلکہ یہ ڈاکو شیطان کی صورت میں ہمارے خون میں دوڑ رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے ہوشیار کیا کہ جو شیطان تمہاری رگوں میں دوڑ رہا ہے اس سے بچو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس نے انسانی پیدائش کے وقت رب سے عہد کیا تھا کہ میں انسانوں کو ضرورت تیرے راستے سے ہٹاؤں گا پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایمان کی دولت ایسی دولت ہے جس کی حفاظت سب سے مشکل کام ہے باقی دنیوی دولتوں کے لئے تو آپ حفاظت کے سامان کر سکتے ہیں تالے اور پہرے لگا سکتے ہیں لیکن یہ دولت ایسی ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے نفس کی پاکیزگی کا سامان کرنا پڑتا ہے۔ جس کی حفاظت کے لئے اللہ کے فضلوں کو تلاش کرنے کے لئے مسلسل جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ جس کے بغیر ہر راستے پر شیطان نے انسان کو ورغلانا ہے اور یہ کہ دنیاداری انسان کو خدا سے دور لے جائے گی اور اکثریت خدا تعالیٰ کی ناشکر گزار ہوگی۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ ناشکری کرنے والوں سے میں جہنم کو بھر دوں گا۔ پس اپنے ایمانوں کی حفاظت کی ضرورت ہے اور ایمان کی حفاظت خدا کے حضور جھکے بغیر ناممکن ہے۔

پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ عباد الرحمٰن بنے جس نے اپنے بے شمار انعامات سے نوازا ہے۔ انہیں انعامات میں سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس نے مسجد کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائی ہے تا کہ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے جمع ہوں۔ پس شکر گزاری کا ایک بڑا طریق یہ ہے کہ ایک مومن کو ہمیشہ اس کے آباد کرنے کی فکر رہے۔ جماعت کی ہر مسجد آباد نظر آنی چاہئے اور مسجد کی آبادی اللہ کی رضا کے حصول کے لئے پانچ وقت مسجد میں آنا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ مسجد میں آ کر نماز پڑھنے کا ثواب ۲۷ گنا زیادہ ہے۔ مسجد میں آنے کا حق تب ادا ہوگا جب یہ نیت ہو کہ ہم نے خالص خدا کی عبادت کے لئے مسجد میں جمع ہونا ہے۔ تبھی حقیقی ثواب ہوگا۔ اور وہ مقصد پورا ہوگا جس کے لئے خدا نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس چاہے کوئی بڑا آدمی ہے یا غریب آدمی ہے دونوں کی پیدائش کا مقصد خدا کی عبادت ہے اور یہ مساجد اس لئے ہیں کہ تمام امیر اور غریب ایک جگہ جمع ہوں اور تمام دنیوی رُتبوں کو ایک طرف رکھ کر خدا کی عبادت کے لئے جمع ہو جائیں تا کہ ایک جماعت بن کر خدا کے حضور جھکیں اور اس کا قرب تلاش کریں اور اگر یہ سوچیں کہ فلاں کے ساتھ کھڑے ہونا ہے اور فلاں کے ساتھ کھڑے نہیں ہونا تو باوجود مسجد میں آنے کے عبادتوں کا ثواب نہیں ہوگا اور ہر عمل کا ثواب نیت پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ نماز پڑھنے والوں کے لئے ہلاکت ہے یہ ان کے لئے ہے جو نماز کے مقصد کو بھول جاتے ہیں۔ دنیاداری کے خیالات دماغ میں ہوتے ہیں۔ پس نمازوں سے فیض پانے کے لئے اپنے خیالات کو پاک کرنا بھی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں جس نماز میں دل کہیں ہے اور خیال کسی طرف ہے اور منہ سے کچھ نکلتا ہے وہ ایک لعنت ہے۔ جو آدمی کے منہ پر واپس ماری جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ نماز وہی حقیقی ہے جس میں مزا آجائے۔ ایسی ہی نماز کے ذریعہ گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور یہی نماز ہے جس کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ نماز مومن کی معراج اور ترقی کا ذریعہ ہے۔ پس ایسی نماز میں ہمیں پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ایسی نمازیں پڑھنے کی نیت سے ہمیں مسجد میں آنا چاہئے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہماری ذاتی ترقی بھی اور جماعتی ترقی بھی ہمیشہ اللہ کے فضل سے ہوئی ہے۔

خاص طور پر مسجدوں میں اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم نے کوئی دنیاداری کی بات یہاں نہیں کرنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صرف اللہ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ مسجد میں آتے وقت جب یہ صورت ہوگی اور ہر شخص اللہ کی رضا کے حصول کے لئے مسجد میں آتے وقت اگر دوسرے کے متعلق دل میں برا خیال ہے تو اسے جھٹکنے کی کوشش کرے گا اور ان نمازوں اور عبادتوں کی برکت سے مسجد سے باہر بھی ایک دوسرے سے پیار اور محبت کی باتوں کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ دلوں کی ناراضگیوں اور کینوں سے نجات مل جائے گی۔ پس مسجدیں بنانے کا فائدہ تبھی ہے جب اس نیت سے مسجدیں بنائی جائیں اور اس نیت سے مسجد میں عبادت کے لئے جائیں کہ ہم نے اپنے دلوں کو خدا کے لئے پاک اور صاف رکھنا ہے۔ ورنہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں بے شمار مسجدیں ہیں۔ کئی مسجدوں میں خطیب گالیوں اور گندے الفاظ کے استعمال کے سوا کچھ نہیں کر رہے ہوتے۔ کئی مسجدوں میں جماعت کو بھی گالیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ کئی دفعہ دو گروہ آپس میں لڑتے ہوئے اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ کئی دفعہ حکومت کو دخل اندازی کر کے مسجدوں میں تالے لگانے پڑتے ہیں۔ ایسے لوگ خدا کی ناراضگی کا موجب بن رہے ہوتے ہیں۔ پس مسجد بنانا اور خوبصورت بنانا ایسی بات نہیں جس پر خوش ہوا جائے۔ اگر حقیقی خوشی حاصل کرنی ہے تو خوبصورت دل رکھنے والے اور نیک نیت پیار و محبت بڑھانے والے اور خالص ہو کر اللہ کی عبادت کرنے والے نمازی پیدا کئے جائیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا کے قریب کرنا ہے۔ آپس میں محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینا ہے۔ اگر ہم اس مقصد کے حصول کی کوشش نہیں کر رہے تو ہمارا احمدی کہلانا بے مقصد ہے۔ اللہ کو وہی پیارا ہے جو تقویٰ میں ترقی کرنے والا ہے اور تقویٰ میں ترقی کے راستوں میں اللہ کی عبادت اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی بھی ہے۔ پس ہم احمدیوں کو ہمیشہ ان حقوق کی ادائیگیوں کی طرف توجہ رکھنی چاہئے۔ یہ اللہ کا ہم پر کس قدر احسان ہے کہ اس نے زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس اس احسان کا شکر گزار ہوتے ہوئے عبادتوں کے معیار کو بلند کرنا ہمارا فرض ہے۔ آپس میں پیار محبت بھائی چارے کو بڑھا کر تعلق کا اظہار کرنا ہمارا فرض ہے، اپنے دلوں کو ایک دوسرے کے لئے پاک صاف کرنا ہمارا فرض ہے۔ اگر ہم یہ تمام باتیں نہیں کر رہے تو یہ بڑی بدقسمتی ہوگی پس ہر احمدی کو اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے بلکہ یہ بات پلّے باندھنی چاہئے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے ہیں جس کا اوڑھنا، بچھونا، سونا، جاگنا، مرنا، جینا سب خدا کی رضا کے حصول کے لئے تھا۔ ہم بھی اس وقت حقیقی مومن کہلانے والے بن سکیں گے جب ہم اس اسوہ کو اپنائیں گے۔ جب ہمارا ہر عمل خدا کی رضا کے حصول کے لئے ہوگا اور جب یہ ہوگا تو ہماری عبادتیں بھی اور دوسرے اعمال بھی قبول ہونگے۔ ہمارے اندر بھی پر امن فضا رہے گی اور دوسروں کو بھی حقیقی امن اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے والے بن سکیں گے۔ ہماری تبلیغ کے نتائج بھی پیدا ہونگے اور ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات کو پہلے سے بڑھ کر حاصل کرنے والے بنتے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہ مسجد ہر لحاظ سے جماعت کے لئے بابرکت کرے۔ اور ہمیں اس کی تعمیر کے بہترین ثمرات سے نوازے۔

حضور نے فرمایا: ذیلی تنظیموں کے متعلق ایک انتظامی امر کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں ہر تنظیم کی ذمہ داری صرف اپنی متعلقہ تنظیم کی حد تک ہے۔ انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ نہ خدام الاحمدیہ اور نہ ہی جماعتی معاملات میں دخل دے سکتے ہیں۔ اسی طرح خدام اور لجنہ صرف اپنے دائرہ کار تک محدود ہیں اور جماعتی نظام اور تمام تنظیموں سے بالا ہے۔ یہ بات بھی واضح ہو کہ ذیلی تنظیمیں اپنے معاملات میں براہ راست خلیفۂ وقت کے ماتحت ہیں لیکن اپنے پروگرام بناتے وقت امیر صاحب سے مشورہ کر لیا کریں تا کہ جماعتی پروگرام سے ٹکراؤ نہ ہو۔

دوسرے یاد رکھیں کہ ذیلی تنظیموں کا ہر ممبر جماعت کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے جماعتی نظام کا پابند ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو محبت پیار سے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ذاتی اناؤں کی بجائے خدا کی رضا کا حصول آپ کا مقصد ہو۔ آمین

☆☆☆☆☆

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی تلاوت کا حق مومنین کے نیک اعمال کے ساتھ مشروط ہے

تلاوت کا حق یہ ہے کہ جب قرآن کریم پڑھیں تو جو اوامر و نواہی ہیں ان پر غور کریں۔ جن کے کرنے کا حکم ہے ان کو کیا جائے، جن سے رُکنے کا حکم ہے ان سے رُکا جائے۔

صحت تلفظ اور خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس بات کی ضرورت ھے کہ ترجمۂ قرآن کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ ذیلی تنظیموں اور جماعتی نظام کو اس طرف توجہ دینے کی تاکید

آج جب اسلام دشمن طاقتیں اسلام کے خلاف اپنے بغض اور کینوں کے اوچھے ہتھکنڈوں کے ساتھ اظہار پر تُلی ہوئی ہیں تو ہمارا کام ہے کہ پہلے سے بڑھ کر کلام الٰہی کو پڑھیں، اس کے پیغام کو سمجھیں اور اس پر تدبر کریں اور اس کی تعلیمات پر کاربند ہوں۔

(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالوں سے قرآن مجید کی تلاوت کے آداب اور اس نعمت کی قدر کرنے کی تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 7 مارچ 2008ء بمطابق 7 امان 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ- اُوْلٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ- وَمَنْ يَّكْفُرْبِهٖ فَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ- (سورۃ البقرہ:122)

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے قرآن کریم کے حوالے سے بات کی تھی کہ کیوں مغرب میں اس قدر اسلام کے خلاف نفرت اور استہزاء کی فضا پیدا کی جارہی ہے اور یہ بھی بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا اسلام کے غلبے کا بھی اور قرآن کریم کی حفاظت کا بھی وعدہ ہے۔ پس اس میں تو کوئی شک نہیں کہ جتنی بھی یہ کوشش چاہیں کرلیں ان کے یہ رکیک حملے نہ اسلام کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں اور نہ اس کامل کتاب کے حسن کو ماند کر سکتے ہیں۔ ہاں ایسے لوگ جو سامنے آ کر حملے کر رہے ہیں یا وہ جو پیچھے سے ان کی پشت پناہی کر رہے ہیں ان کے اسلام کے خلاف بغض اور کینوں کے اظہار ہو رہے ہیں۔ بہرحال یہ کام تو ان اسلام دشمنوں نے کرتے رہنا ہے اس لئے اس کی کوئی فکر نہیں کہ کیا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اس کی یعنی قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ ہے۔ لیکن جب ایسی حرکتیں ہوں اسلام مخالفین کی تو اس پر ہمارا ردّعمل کیا ہونا چاہئے۔ ایک احمدی مسلمان کو اپنے اندر کیا خصوصیات پیدا کرنی چاہئیں جس سے وہ دشمنوں کے حملے کے ردّ کے لئے تیار ہو سکے۔ اس فوج کا سپاہی بن سکے جس کے لئے اس نے زمانے کے امام سے عہد باندھا ہے۔ ان فضلوں کا وارث بن سکے جو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے والوں کے لئے مقدر کئے ہوئے ہیں۔

اس بارے میں کچھ باتیں میں کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اس خوبصورت تعلیم کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں اور آپؐ کے عاشق صادق نے اس پیغام کو ہم پر واضح کرتے ہوئے ہم سے کیا توقعات رکھی ہیں؟ لیکن اس سے پہلے میں ایک کتاب کے حوالے سے ذکر کرنا چاہتا ہوں جو گزشتہ دنوں نظر سے گزری۔ کتاب کا نام ہے Women Embracing Islam 'عورتیں اسلام قبول کر رہی ہیں'، اور مختلف حوالے سے ذکر ہے کہ کیوں یہی صنف جو ہے وہ اسلام قبول کر رہی ہے۔ یہ کتاب کسی ایک مصنف کی نہیں ہے بلکہ کیرن وان نیومین (KARIN VAN NIEUMAN) نے ایڈٹ (edit) کی ہے۔ اصل میں تو یہ مختلف لوگوں کی تحقیقات کا نتیجہ ہے۔ ہالینڈ کے ایک شہر میں جس کا نام ہے نائے میخن (NIJMEGEN)۔ اس کی ایک یونیورسٹی میں ایک کانفرنس ہوئی۔ وہاں ریسرچ پیپرز یعنی تحقیقی مقالے پڑھے گئے۔ 2003ء میں یہ کانفرنس ہوئی تھی۔ اس کو خاتون نے ایڈٹ کیا اور 2006ء میں ٹیکساس یونیورسٹی پریس نے اس کی اشاعت کی۔ اس کتاب میں جیسا کہ میں نے کہا مختلف لوگوں کے حوالے سے باتیں ہیں۔ ابتداء اس کی اس طرح ہوتی ہے کہ مذہب میں گزشتہ چند دہائیوں سے دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ اور پھر لکھتے ہیں کہ 11 ستمبر 2001ء کے بعد دنیا کی اسلام میں واضح دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ لکھتے ہیں کہ یہ ان لوگوں کا عمومی تاثر ہے کا جو اسلام مخالف مغربی عیسائی ہیں کہ لوگوں میں یہ دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ یا ان لوگوں کا بھی تاثر ہے جو خدا کو نہیں مانتے۔ لکھنے والا یہ لکھتا ہے کہ جو لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں چاہے یہ اسلام کے قبول کرنے والے کے ذہن میں ہو یا نہ ہو لیکن سمجھا یہی جاتا ہے کہ اس کی مذہب سے زیادہ سیاسی وجوہات ہیں۔ بہرحال یہ ان کی سوچ ہے اور ظاہر ہے کہ جب سیاسی وجوہات سمجھی جائیں گی تو اس کو روکنے کے لئے مذہب کی آڑ میں سیاسی اور سیاست کی آڑ میں مذہبی طاقتیں کام کریں گی۔

ایک دلچسپ بات اس میں یہ لکھی ہے کہ پہلا مشنری جو امریکہ آیا وہ احمدی تھا۔ پھر لکھتے ہیں کہ اصل میں یہ مشنری امریکہ میں اسی ردعمل کے طور پر آیا تھا یا اس حملے کو روکنا اس کا مقصد تھا جو عیسائی مشنری تبلیغ کا کام کر کے ہندوستان میں کر رہے تھے۔ اپنے پاس سے انہوں نے یہ بات بھی گھڑ لی کہ اس کا بنیادی مقصد امریکہ میں ایسا ماحول پیدا کرنا تھا جو مسلمان مہاجرین کے لئے سازگار ہو۔ اور اس کے لئے انہوں نے یعنی احمدیوں نے سفید فام امریکن کو کنورٹ (Convert) کرنے کی کوشش کی، اسلام میں لانے کی کوشش کی لیکن کہتے ہیں کہ چند ایک کو اپنے میں شامل کر سکے۔ پھر آگے لکھتے ہیں: لیکن جن مسلمان مہاجرین کو یہ احمدی امریکہ میں آباد کرنے کی سوچ رہے تھے تا کہ ان کی تعداد بڑھے، انہوں نے احمدیوں کو دائرہ اسلام سے باہر کرتے ہوئے رد کر دیا اور آخر احمدیوں نے سوچا کہ ان کی کوششیں تب بارآور ہو سکتی ہیں جب یہ ایفرو امریکن میں تبلیغ کریں اور انہیں بتائیں کہ تمہاری ایک پہچان ہے جو مسلمان ہو کر ہی مل سکتی ہے۔ مزید یہ کہ تمہاری جڑیں مسلمانوں میں ہیں۔ تمہیں ان لوگوں نے، عیسائیوں نے زبردستی عیسائی بنا لیا ہے اور پھر ظلم بھی کیا ہے۔ برابری کا حق اگر تم لینا چاہتے ہو تو یہ صرف تمہیں اسلام میں مل سکتا ہے۔ اور اس طرح افریقن امریکن اور افریقن مسلمان ایک طاقت بن سکتے ہیں اگر یہ مسلمان ہو جائیں۔ یہ احمدیوں نے تبلیغ کی۔ اور احمدیوں کے اس طرز سے دوسرے مسلمان گروپوں نے بھی فائدہ اٹھایا اور اس ذریعہ سے بڑی تیزی سے اسلام ایفرو امریکن میں پھیلا، یا ابھی تک پھیل رہا ہے۔ دوسری بڑی تعداد اسلام لانے میں سفید فام امریکن عورتوں کی ہے۔ بہرحال جماعت کے متعلق تو توڑ مروڑ کر باتیں پیش کرنے سے ہی پتہ لگ جاتا ہے کہ واضح طور پر بیان نہیں کرنا چاہتے۔ کیونکہ جس طرح یہاں بیان کیا گیا ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ معلومات بہرحال ان کے پاس مکمل ہیں لیکن بیان ٹھیک نہیں۔ اسی کتاب میں پھر ایک جگہ نئے شامل ہونے والوں میں سے ایک سفید فام عورت کو پوچھا گیا کہ کیوں مسلمان ہوئی تھی؟ تو اس نے یہ جواب دیا کہ مسلمان ہوتے ہوئے کلمہ پڑھ لو تو انسان اس کے بعد اس طرح معصوم ہو جاتا ہے جس طرح ایک نوزائیدہ بچہ۔ اور پھر جنت کا تصور ہے کہ اگلے جہاں میں گناہ بخشے جائیں گے۔ تو یہ باتیں کہ کلمہ پڑھ کر انسان پاک ہو جاتا ہے اور گناہ بخشے جاتے ہیں، یہ بات کسی طرح بھی اسلام مخالف طبقے کو خاص طور پر مغرب میں برداشت نہیں ہو سکتی۔ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک طبقے میں یہ سوال اٹھنا شروع ہو گیا ہے کہ کفّارہ کا جو نظریہ ہے وہ غلط ہے۔ اپنے گناہوں کی فکر کرنے والے یہ سوچ سکتے ہیں کہ انسان معصوم ہو جاتا ہے اور اگلے جہان میں

جنت دوزخ کا سوال ہے، جزا سزا کا سوال ہے اور یہ عیسائیت کے ایک بنیادی دعوے کا رد ہے جو کسی صورت میں بھی ان لوگوں کو برداشت نہیں ہوسکتا۔

بہرحال یہ بہت ہی سوچی سمجھی سکیم کے تحت اسلام پر حملے ہیں۔ایک آدھ بات میں نے مختصراً بیان کر دی ہے۔کیونکہ یہ مختلف پیپرز ہیں، مقالے ہیں اور مقالوں کا مجموعہ ہے۔اسلام کے بارے میں بیچ بیچ میں بعض اچھی باتیں بھی ظاہر کی گئی ہیں۔لیکن جو بھی صورت حال ہو جب اس طرح اسلام کی طرف توجہ دلانے والے نتائج سامنے آئیں گے تو اسلام مخالف طاقتوں کا ایک منظّم کوشش کے لئے جمع ہونا ضروری ہے اور ضروری تھا، جو وہ ہوگئیں۔

اب میں پھر اصل بات کی طرف آتا ہوں جیسا کہ شروع میں میں نے کہا تھا کہ ایسے حالات میں ایک احمدی کا کردار کیا ہونا چاہئے؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ احمدی جب بیعت کرتا ہے، یہ عہد کرتا ہے کہ میں روحانی تبدیلی کے لئے زمانے کے امام کی بیعت میں آیا ہوں تو وہ خود بخود اس طرف متوجہ ہو کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تعلق بھی بڑھانا ہے جو کہ اس کا حقیقی عبد بن کے ہی بڑھ سکتا ہے، جو کہ عبادتوں کے معیار بلند کرنے سے ہی ہوسکتا ہے۔ دوسرے اس تعلیم کی طرف توجہ ہو جو قرآن کریم کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے۔اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میری کتاب کو اس کا حق ادا کرتے ہوئے پڑھو۔جیسا کہ میں نے ابھی جو آیت تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اس کا ترجمہ یہ ہے:

کہ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی درآنحالیکہ وہ اس کی ایسی تلاوت کرتے ہیں (جبکہ وہ ایسی تلاوت کرتے ہیں) جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔یہی وہ لوگ ہیں جو (درحقیقت) اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی بھی اس کا انکار کرے پس وہی ہیں جو گھاٹا پانے والے ہیں۔

تلاوت کا حق کیا ہے؟ تلاوت کا حق یہ ہے کہ جب قرآن کریم پڑھیں تو جو اوامر و نواہی ہیں ان پر غور کریں۔ جن کے کرنے کا حکم ہے ان کو کیا جائے۔جن سے رُکنے کا حکم ہے ان سے رُکا جائے۔آنحضرت ﷺ کے سامنے یہود و نصاریٰ کا یہی دعویٰ تھا کہ ہمارے پاس بھی کتاب ہے۔چاہتے تھے کہ مسلمان ان کی بات مان لیں۔تو اللہ تعالیٰ نے ایک تو ان یہود کا یہ رد کر دیا کہ تمہاری کتاب اب اس قابل نہیں رہی کہ اسے اب سچی کہا جاسکے کیونکہ تمہارے عمل اس کے خلاف ہیں۔بعض باتوں کو چھپاتے ہو بعض کو ظاہر کرتے ہو۔پس تمہاری کتاب اب ہدایت نہیں دے سکتی۔ بلکہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بعد، اس شریعت کے اترنے کے بعد، یہ قرآن کریم ہی ہے جو ہدایت کا راستہ دکھانے والی کتاب ہے جس نے اب دنیا میں ہدایت قائم کرنی ہے۔پس صحابہ رضوان اللہ علیہم نے یہ ثابت کیا، ان کی زندگیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ وہ مومن ہیں جنہوں نے اس کتاب کی تلاوت کا حق ادا کیا اور یہی ایمان لانے والے کہلائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کو اعمال صالحہ کے ساتھ مشروط کیا ہے۔پس حقیقی مومن وہ ہیں جو تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں اور حقیقی مومن وہ ہیں جو اعمال صالحہ بجالاتے ہیں۔لہٰذا تلاوت کا حق وہی ادا کرنے والے ہیں جو نیک اعمال کرنے والے ہیں۔پس اس زمانے میں یہ مسلمانوں کے لئے انذار بھی ہے کہ اگر تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو اور وہ عمل نہیں جن کا کتاب میں حکم ہے تو ایمان کامل نہیں۔

اس زمانے کے حالات کے بارے میں (جو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے کے حالات تھے) آنحضرت ﷺ نے انذار فرمایا ہے جو ظاہر و باہر ہے، ہر ایک کو پتہ ہے۔احادیث میں ذکر ہے اور ایسے حالات میں ہی مسیح موعود کا ظہور ہونا تھا جب یہ حالات پیدا ہونے تھے۔پس حقِ تلاوت ادا کرنے والے وہی لوگ ہوں گے جو فی زمانہ اس مہدی کی جماعت میں شامل ہو کر قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے والے بھی ہوں گے۔پس یہ ذمہ داری ہے ہر احمدی کی کہ وہ اپنے جائزے لے کہ کس حد تک ان احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں دیئے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''لوگ قرآن شریف پڑھتے ہیں مگر طوطے کی طرح یونہی بغیر سوچے سمجھے چلے جاتے ہیں۔ جیسے ایک پنڈت اپنی پوتھی کو اندھا دھند پڑھتا جاتا ہے۔نہ خود سمجھتا ہے اور نہ سننے والوں کو پتہ لگتا ہے۔اسی طرح پر قرآن شریف کی تلاوت کا طریق صرف یہ رہ گیا ہے کہ دو چار سپارے پڑھ لئے اور کچھ معلوم نہیں کہ کیا پڑھا۔زیادہ سے زیادہ یہ کہ سُر لگا کر پڑھ لیا اور ''ق'' اور ''ع'' کو پورے طور پر ادا کر دیا۔قرآن شریف کو عمدہ طور پر اور خوش الحانی سے پڑھنا بھی ایک اچھی بات ہے۔مگر قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے۔ یہ یاد رکھو کہ قرآن شریف میں ایک عجیب و غریب اور سچا فلسفہ ہے۔اس میں ایک نظام ہے جس کی قدر نہیں کی جاتی۔ جب تک نظام اور ترتیب قرآنی کو مدنظر نہ رکھا جاوے، اس پر پورا غور نہ کیا جاوے، قرآن شریف کی تلاوت کے اغراض پورے نہ ہوں گے''۔

(الحکم جلد 5 نمبر 12 مورخہ 31 مارچ 1901ء صفحہ 3)

پس یہ ہے تلاوت کا حق جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضاحت فرمائی ہے۔

ایک وقت تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ صحیح طور پر قرآن کریم نہیں پڑھا جاتا جماعت کو صحتِ تلفّظ کی طرف توجہ دلائی تھی کہ اس طرح پڑھا جائے۔ کیونکہ زیر زبر پیش کی بعض ایسی غلطیاں ہو جاتی تھیں، کہ ان غلطیوں کی وجہ سے معنے بدل جاتے ہیں یا مفہوم واضح نہیں ہوتا۔تو اس طرح آپ نے صحتِ تلفّظ کی طرف توجہ دلائی تھی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد جماعت میں اس طرف خاص توجہ پیدا ہوئی۔لیکن اس بات کی ضرورت ہے کہ ترجمۂ قرآن کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ذیلی تنظیمیں بھی کام کریں۔ جماعتی نظام بھی کام کرے۔یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصاراللہ یوکے نے شروع کیا ہے۔ یہ انٹرنیٹ کے ذریعہ سے بھی پڑھا رہے ہیں اس سے استفادہ کرنا چاہئے۔کیونکہ ترجمہ آئے گا تو پھر ہی صحیح اندازہ ہو سکے گا کہ احکامات کیا ہیں؟ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ غور کرو تبھی غور کی عادت پڑے گی۔عمل کی طرف توجہ پیدا ہوگی اور یہی تلاوت کا حق ہے۔

ایک صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا کہ قرآن شریف کس طرح پڑھا جائے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''قرآن شریف تدبر و تفکر و غور سے پڑھنا چاہئے۔حدیث شریف میں آیا ہے۔رُبَّ قَارٍ یَلْعَنُہُ الْقُرْآنُ۔ یعنی بہت ایسے قرآن کریم کے قاری ہوتے ہیں''۔پڑھنے والے ہیں کہ ''جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل نہیں کرتا اس پر قرآن مجید لعنت بھیجتا ہے''۔فرمایا: ''تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر و غور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 157 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس یہ اسلوب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں قرآن کریم پڑھنے کے بارے میں بتا دیا۔اور جیسا کہ میں نے کہا یہ تبھی ممکن ہے جب اس کا ترجمہ آتا ہوگا۔اب بہت سے ایسے ہیں جن کی تلاوت بہت اچھی ہے۔دل کو بھاتی ہے لیکن صرف آواز اچھی ہونا ان پڑھنے والوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی جب تک کہ وہ اس کو سمجھ کر نہ پڑھیں۔کسی بھی اچھی آواز کی تلاوت اس شخص کو تو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو اچھی آواز میں یہ تلاوت سن رہا ہے اور اس کا مطلب بھی جانتا ہے۔جب پیشگوئیوں کے بارے میں سنتا ہے اور پھر اپنے زمانے میں انہیں پوری ہوتی دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنتا ہے کہ اس زمانے کی پیشگوئیوں کے پورے ہونے کے نظارے دیکھے۔اور اس پر پھر مستزاد یہ کہ ایک احمدی شکر گزاری کرتا ہے کہ جس مسیح و مہدی کے آنے کی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی، جس کے زمانے میں یہ قرآنی پیشگوئیاں پوری ہونی تھیں، اسے ماننے کی بھی ہمیں توفیق ملی۔پھر نئے سائنسی انکشافات ہیں۔ان کو دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد سے دل لبریز ہوتا ہے، دل بھر جاتا ہے۔چودہ سو سال پہلے یہ باتیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم کے ذریعے سے بتا دیں۔پرانی قومیں جنہوں نے نبیوں کا انکار کیا اور اس انکار کی وجہ سے ان سے جو سلوک ہوا اس پر ایک خدا کا خوف رکھنے والا، قرآن کریم کا ترجمہ سمجھنے والا، اس کے الفاظ کو سمجھنے والا استغفار کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس حالت سے بچایا ہوا ہے اور آئندہ بھی بچائے رکھے۔تو جتنا جتنا فہم و ادراک ہوگا اتنا اتنا اللہ تعالیٰ کی کامل کتاب پر ایمان اور یقین بڑھتا جائے گا۔اور یہی چیز ہے جو حق تلاوت ادا کرنے والی ہے۔آنحضرت ﷺ اس بارہ میں کیا نصیحت فرماتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔کہ حضرت عُبیدہ مُلیکی رضی اللہ عنہ جو صحابہؓ میں سے ہیں یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اہل قرآن! قرآن پڑھے بغیر نہ سویا کرو اور اس کی تلاوت رات کو اور دن کے وقت اس انداز میں کرو جیسے اس کی تلاوت کرنے کا حق ہے۔اور اس کو پھیلاؤ اور اس کو خوش الحانی سے پڑھا کرو اور اس کے مضامین پر غور کیا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکاۃ المصابیح کتاب الفضائل کتاب فضائل القرآن حدیث نمبر 2210)

پس اس آیت کی مزید وضاحت بھی ہوگئی کہ حق تلاوت ادا کر کے صرف گھاٹے سے ہی نہیں بچ رہے ہو گے جیسا کہ اس کے آخر میں لکھا ہوا ہے بلکہ ان لوگوں میں شامل ہو رہے ہو گے جو فلاح پانے والے ہیں۔ان لوگوں میں شامل ہونے جا رہے ہو جو کامیابیاں حاصل کرنے والے ہیں۔

پھر ایک روایت میں حق تلاوت ادا کرنے والے کے مقام بلکہ اس کے والدین کے مقام کا بھی، جنہوں نے ایک بچے کو اس تلاوت کی عادت ڈالی، ذکر یوں ملتا ہے۔سہل بن معاذ جُہنیؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو دو تاج پہنائے جائیں گے جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی جو ان کے دنیا کے گھروں میں ہوتی تھی۔پھر جب ان کے والدین کا یہ درجہ ہے تو خیال کرو کہ اس شخص کا کیا درجہ ہوگا جس نے قرآن پر عمل کیا۔

(ابوداؤد کتاب الوتر باب ثواب قراءۃ القرآن)

پس والدین کو بھی توجہ کرنی چاہئے کہ یہ اعزاز ہے جو بچوں کو قرآن پڑھانے پر والدین کو ملتا ہے۔تو اپنے بچوں کو اس خوبصورت کلام کے پڑھانے کی طرف بھی توجہ دیں اور ان میں پڑھنے کی ایک لگن بھی پیدا کریں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

وہ شخص جو قرآن کریم پڑھتا ہے اور اس کا حافظ ہے وہ ایسے لکھنے والوں کے ساتھ ہوگا جو بہت معزز اور بڑے نیک ہیں۔اور وہ شخص جو قرآن کریم کو پڑھتا ہے اور اس کی تعلیمات پر شدت سے کاربند ہوتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ (بخاری کتاب التفسیر)

ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً

یہ دل بھی صیقل کئے جاتے ہیں جس طرح لوہے کے زنگ آلود ہونے پر اسے صیقل کیا جاتا ہے۔کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول! اس کی صفائی کیسے کی جائے؟ یعنی دل کی صفائی کس طرح کی جاتی ہے۔تو آنحضور ﷺ نے فرمایا :موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔

(مشکاۃ المصابیح کتاب الفضائل القرآن الفصل الثالث)

پس موت کی یاد اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں رکھتی۔اس پر یقین ہو کہ جزا سزا کا دن آنا ہے۔اور قرآن کریم کی تلاوت، اس کا حق ادا کرنے سے نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔اس حق ادا کرنے کی وجہ سے ایک مومن اس دنیا میں بہترین اجر حاصل کرنے والا بن جاتا ہے اور آخرت میں بھی اس کے لئے بہترین اجر ہوتا ہے۔صاف دل ہو کر حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی کی طرف ایک مومن کی توجہ رہتی ہے۔

آنحضرت ﷺ کس طرح قرآن پڑھتے تھے؟ اس کی وضاحت بھی ضروری ہے۔کیونکہ بعض لوگ قرآن کریم جلدی جلدی پڑھنے میں زیادہ قابلیت سمجھتے ہیں جبکہ آنحضرت ﷺ کا طریق اس سے بالکل مختلف تھا۔اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے:

حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی قراءت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کیا کرتے تھے۔

(ابوداؤد۔کتاب الوتر باب استحاب الترتیل فی القراءۃ)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے قرآن کریم کے کئی بطن ہیں۔یعنی اس کے الفاظ میں اتنے گہرے حکمت کے موتی ہیں کہ ہر دفعہ جب ایک غور کرنے والا اس کی گہرائی میں جاتا ہے تو نیا حسن اس کی تعلیم میں دیکھتا ہے۔آنحضرت ﷺ سے زیادہ تو کوئی اس گہرائی کا علم نہیں رکھ سکتا جو قرآن کریم کے الفاظ میں ہے۔پس آپؐ جب ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے تو ان الفاظ کے مطالب، ان کے معانی، ان کی گہرائی کی تہ تک پہنچتے تھے۔لیکن آپ کا یہ اسوہ ہمیں اس بات پر توجہ دلاتا ہے کہ قرآن کریم کو غور اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور تدبر اور فکر کریں۔اسی غور وفکر کی طرف توجہ دلانے کے لئے آپؐ نے اپنے ایک صحابیؓ کو یوں تلقین فرمائی تھی۔

روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت ایک ماہ میں مکمل کیا کرو۔اس پر میں نے عرض کیا کہ میں اس سے جلدی پڑھنے کی قوت پاتا ہوں۔اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا: پھر ایک ہفتہ میں مکمل کیا کرو اور اس سے پہلے تلاوت قرآن مکمل نہ کرنا۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن باب فی کم یقرء القرآن)

پس اگر وقت ہے تو پھر بھی اجازت نہیں کہ ایک ہفتہ سے پہلے قرآن کریم کا دور پورا مکمل کیا جائے کیونکہ فکر اور غور نہیں ہو سکتا۔جلدی جلدی پڑھنا صرف مقصد نہیں ہے۔اس بات سے صحابہؓ کے شوق تلاوت کا بھی پتہ لگتا ہے کہ ان کے نزدیک اس کی کتنی اہمیت تھی۔اور یہ جو ہمارا زمانہ ہے اس زمانہ میں قرآن کریم کی اہمیت اور بھی زیادہ ہو گئی ہے کیونکہ ترجیحات بدل گئی ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’میں نے قرآن کے لفظ میں غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے قابل کتاب ہو گی جب کہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بُطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہو گی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی‘‘۔ (الحکم جلد 4 نمبر 37 مورخہ 17 اکتوبر 1900ء صفحہ 5)

پس یہ ایک اہم نکتہ ہے جسے ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس زمانے میں اس کتاب کو پڑھنے سے مخالفین کے منہ بند کئے جا سکتے ہیں اور یہی اسلام کی عزت بچانا ہے۔لیکن کیا صرف پڑھنا کافی ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ بڑے واضح ہیں کہ ’اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے‘۔یعنی قرآن کریم میں وہ دلائل ہیں جن سے اسلام کی عزت قائم ہو گی اور اُس جھوٹ کی جو مخالفین اسلام پر افتراء کرتے ہیں، جڑیں اکھیڑی جائیں گی۔اور یہی اصول ہے جس سے اسلام کی عزت بچائی جائے گی۔جھوٹ کا خاتمہ اس وقت ہو گا جب ہمارے ہر عمل میں اس تعلیم کی چھاپ نظر آ رہی ہو گی اور یہ چھاپ بھی اس وقت ہو گی جب ہم اس پر غور کرتے ہوئے باقاعدہ تلاوت کرنے والے بنیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں‘‘۔یعنی جو چاہتے ہیں کہ قرآن کریم کے بغیر فتح حاصل ہو جائے۔’’صحابہؓ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا ﷺ کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے، پورے ہو گئے۔ابتداء میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔لیکن رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا تھا‘‘۔(ملفوظات جلد اول۔صفحہ 409 مطبوعہ ربوہ)

یہ آنحضرت ﷺ کی اطاعت کیا تھی؟ یہ اس تعلیم پر مکمل طور پر عمل کرنے کی کوشش تھی جو آنحضرت ﷺ پر اتری تھی۔اور پھر ایک دنیا نے دیکھا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جس شہر میں آزادانہ طور پر پھر نہ سکتے تھے اور پھر ایک وقت آیا کہ جب اس شہر سے نکالے بھی گئے۔اسی اطاعت اور اسی تعلیم پر عمل کرنے کی وجہ سے اس شہر میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ آج بھی ہماری فتوحات اسی تعلیم پر عمل کرنے کی وجہ سے ہوں گی۔انشاء اللہ۔

پھر اچھی آواز میں تلاوت کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔یہ ایک روایت ہے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کے حسن میں اپنی عمدہ آواز کے ساتھ اضافہ کیا کرو کیونکہ عمدہ آواز قرآن کے حسن میں اضافہ کا موجب ہوتی ہے۔

(مشکاۃ المصابیح کتاب فضائل القرآن)

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن شریف کو بھی خوش الحانی سے پڑھنا چاہئے۔بلکہ اس قدر تاکید ہے کہ جو شخص قرآن شریف کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔اور خود اس میں ایک اثر ہے۔عمدہ تقریر خوش الحانی سے کی جائے تو اس کا بھی اثر ہوتا ہے۔وہی تقریر ژولیدہ زبانی سے کی جائے‘‘ یعنی کہ واضح طور پر نہ ہو ’’تو اس میں کوئی اثر نہیں ہوتا۔جس شے میں خدا تعالیٰ نے تاثیر رکھی ہے اس کو اسلام کی طرف کھینچنے کا آلہ بنایا جائے تو اس میں کیا حرج ہے۔حضرت داؤدؑ کی زبور گیتوں میں تھی اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ جب حضرت داؤدؑ خدا تعالیٰ کی مناجات کرتے تھے تو پہاڑ بھی ان کے ساتھ روتے تھے اور پرندے بھی تسبیح کرتے تھے‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 524 مطبوعہ ربوہ)

تو اس خوش الحانی کا بھی مقصد ہے۔وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا رکھا ہے؟ یہ کہ اس سے اسلام کی تبلیغ ہو۔وہ لوگ جو اچھی آواز سے متاثر ہوتے ہیں ان کو متاثر کر کے پھر اس تعلیم کے اصل مغز سے آگاہ کیا جائے۔جس کتاب کا میں نے شروع میں حوالہ دیا ہے، اس میں اکثر عورتوں نے یہی ذکر کیا ہے کہ کیوں انہوں نے اسلام قبول کیا؟ اس کو سنا اور پھر جب اس کی تعلیم کو دیکھا تو ان کو پسند آئی۔تو یہی بات جو انہوں نے کی ہے’ اس کی تعلیم ان کو پسند آئی، یہی قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ حقیقی تعلیم اور فطرت کے مطابق تعلیم اور ہدایت کے راستے قرآن کریم میں ہی ہیں۔جیسا کہ فرماتا ہے۔اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ وَیُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ اَجْرًا کَبِیْرًا۔ (بنی اسرائیل:10) یعنی یقیناً یہ قرآن اس (راہ) کی طرف ہدایت دیتا ہے جو سب سے زیادہ قائم رہنے والی ہے اور ان مومنوں کو جو نیک کام کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر (مقدر) ہے۔

پس یہ اعلان غیر مسلموں کے لئے بھی ہے اور مومنین کے لئے بھی۔قرآن کریم کی ہدایت اور مقاصد بہت اعلیٰ ہیں۔اور یہ ہدایت اور یہ شریعت ہمیشہ کے لئے ہے جبکہ پہلی شریعتیں نہ مکانی وسعت رکھتی تھیں نہ زمانی وسعت۔نہ ہی ان میں کاملیت ہے، نہ ہی فطرت کے مطابق ہیں۔پس نیک فطرت لوگوں کا اس کو قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کی سچائی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔پس یہ پیغام ہے ہر غیر کے لئے جو ہم نے پہنچانا ہے کہ آئندہ اگر روحانی اور جسمانی انعامات حاصل کرنے ہیں تو یہی قرآن ہے جس کی تعلیم پر عمل کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔پھر مومنوں کو بشارت ہے کہ جب تک تمہارے عمل نیک رہیں گے، اعلیٰ مقاصد کے حصول کی کوشش کرتے رہو گے تو تمہارے انعام اس اعلیٰ عمل کے نتیجے میں بڑھتے بھی رہیں گے اور بہت اعلیٰ بھی ہوں گے۔

پس جیسا کہ میں پہلے شروع میں ذکر کر آیا ہوں کہ قرآن کریم کی تلاوت کا حق مومنین کے نیک اعمال کے ساتھ مشروط ہے۔اس لئے اپنے اعمال کی حفاظت کرتے رہنا یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ایک مسلمان پر ڈالی گئی ہے۔اور نہ صرف ہر مسلمان پر اپنی ذات کے بارے میں یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے بلکہ آئندہ نسلوں کو بھی اس انعام اور اس کے بڑے اجر سے آگاہ کرنے کی ذمہ داری ڈال دی گئی ہے۔یہ نہ ہو کہ صرف اس بات پر فخر رہے کہ ہمیں وہ کتاب دی گئی ہے جس کا مقام سب پہلی شریعتوں سے اعلیٰ ہے بلکہ یہ فکر رہے کہ اس کی تعلیم اپنے اوپر لاگو کریں اور اپنے اوپر لاگو کر کے اس کے انعامات کے مستحق خود بھی ٹھہریں اور اپنی نسلوں میں کوشش کر کے اسی تعلیم اور حق تلاوت کو راسخ کرنے کی کوشش کریں۔ورنہ یاد رکھیں اگر ہر احمدی نے اس اہم نکتے کو نہ سمجھا اور صرف اسی بات پر ہم اِتراتے رہیں کہ ہم قرآن کو ماننے والے ہیں تو جیسا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس سے بتایا ہے کہ قرآن ایسے پڑھنے اور ماننے والوں پر لعنت کرتا ہے۔پس اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کے لئے نیک اعمال کی بجا آوری اصل چیز ہے۔قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا اصل چیز ہے اور جب تک ہم اس پر قائم رہیں گے ہدایت کے راستے نہ صرف خود پاتے رہیں گے بلکہ دوسروں کو بھی دکھاتے رہیں گے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’یہ قرآن اس سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے جس میں ذرا کجی نہیں اور انسانی سرشت سے بالکل مطابقت رکھتی ہے اور درحقیقت قرآن کی خوبیوں میں سے یہ ایک بڑی خوبی ہے کہ وہ ایک کامل دائرہ کی طرح بنی آدم کی تمام قویٰ پر محیط ہو رہا ہے اور آیت موصوفہ میں سیدھی راہ سے وہی راہ مراد ہے‘‘ جو آیت میں نے پڑھی تھی ’’کہ جو راہ انسان کی فطرت سے نہایت نزدیک ہے یعنی جن کمالات کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے ان تمام کمالات کی

راہ اس کو دکھلا دینا اور وہ راہیں اس کے لئے میسر اور آسان کر دینا جن کے حصول کے لئے اس کی فطرت میں استعداد رکھی گئی ہے اور لفظ اَقْوَمْ سے آیت یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَم میں یہی راستی مراد ہے''۔
(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 53-54)

پھر آپ اس صحیفہ فطرت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''قرآن کوئی نئی تعلیم نہیں لایا بلکہ اس اندرونی شریعت کو یاد دلاتا ہے جو انسان کے اندر مختلف طاقتوں کی شکل میں رکھی ہے۔ حلم ہے۔ ایثار ہے۔ شجاعت ہے۔ صبر ہے۔ غضب ہے۔ قناعت ہے وغیرہ۔ غرض جو فطرت باطن میں رکھی تھی قرآن نے اسے یاد دلایا۔ جیسے فِیْ کِتَابٍ مَّکْنُوْنٍ۔ یعنی صحیفہ فطرت میں کہ جو چھپی ہوئی کتاب تھی اور جس کو ہر ایک شخص نہ دیکھ سکتا تھا۔ اسی طرح اس کتاب کا نام ''ذِکْـــــر'' بیان کیا تا کہ وہ پڑھی جاوے تو وہ اندرونی اور روحانی قوتوں اور اس نور قلب کو جو آسمانی ودیعت انسان کے اندر ہے یاد دلاوے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے قرآن کو بھیج کر بجائے خود ایک روحانی معجزہ دکھایا تا کہ انسان ان معارف اور حقائق اور روحانی خوارق کو معلوم کرے جن کا اسے پتہ نہ تھا''۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 94)

قرآن کریم کو تدبر سے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظلّ تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اُس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے''۔ (یعنی قرآن کے واسطے کے بغیر کوئی اور تمہیں ہدایت نہیں دے سکتا) ''خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔ اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں''۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26-27)

پس یہ توقعات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک احمدی سے ہیں۔ قرآن کریم کے تمام احکامات کی پیروی کی کوشش ہی ہے جو ہمیں نجات کی راہیں دکھانے والی ہے۔ اس کے لئے ایک لگن کے ساتھ، ایک تڑپ کے ساتھ ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ تقویٰ کے راستوں کی تلاش ہم نے کرنی ہے اور اسی مقصد کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے تو پھر یہ تقویٰ انہی راستوں پر چل کر ہی ملے گا جن پر آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ چلے تھے۔ اگر ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان کر دنیا میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے اور ایک انقلاب لانا ہے تو سب سے پہلے ہمیں اپنی حالتوں میں انقلاب لانا ہوگا۔ اپنی نسلوں میں انقلاب لانا ہوگا۔ اپنے ماحول کو اس روشن تعلیم سے آگاہ کرنا ہوگا۔ اس تعلیم سے اور اس پر عمل کرتے ہوئے ان لوگوں کے منہ بند کرنے ہوں گے جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ جن کو یہ فکر پڑ گئی ہے کہ اسلام کی طرف کیوں دنیا کی توجہ ہے۔ جس کی تحقیق کے لئے دنیا کے مختلف ممالک میں جائزہ کے لئے پیسہ خرچ کیا جارہا ہے۔ اگر کسی کا یہ خیال ہے کہ یہ اسلام کی خوبیاں تلاش کرنے کے لئے ریسرچ ہو رہی ہے یا تحقیق ہو رہی ہے کہ خوبیاں کیا ہیں جس کی وجہ سے ہمیں اسلام کا حسن نظر آئے تو یہ غلط فہمی ہے۔ یہ تحقیق اس لئے ہے کہ ان طاقتوں اور حکومتوں کو ہوشیار کیا جائے جو اسلام کے خلاف ہیں کہ اس رجحان کو معمولی نہ سمجھو اور جو کارروائی کرنی ہے کرلو۔ جو ظاہری اور چھپے ہوئے وار کرنے ہیں کرلو اور اس کے لئے جو بھی حکمت عملی وضع کرنی ہے وہ ابھی کرلو، وقت ہے۔ پس ہر احمدی کی آج ذمہ داری ہے کہ اس عظیم صحیفہ الٰہی کی، اس قرآن کریم کی تلاوت کا حق ادا کریں۔ اپنے آپ کو بھی بچائیں اور دنیا کو بھی بچائیں۔ جن لوگوں کی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے لیکن احمدی نہیں ہوئے ان میں سے بہت سوں نے آخر حقیقی اسلام اور حق کی تلاش میں احمدیت کی گود میں آنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کے لئے ہر احمدی کو اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے۔ آج جب اسلام دشمن طاقتیں ہر قسم کے ہتھکنڈے اور اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنے پر تُلی ہوئی ہیں، بیہودگی کا ایک طوفان برپا کیا ہوا ہے تو ہمارا کام پہلے سے بڑھ کر اس الٰہی کلام کو پڑھنا ہے، اس کو سمجھنا ہے، اس پر غور کرنا ہے، فکر کرنا، تدبر کرنا ہے اور پہلے سے بڑھ کر اس کلام کے اتارنے والے خدا کے آگے جھکنا ہے تا کہ ان برکات کے حامل بنیں جو اس کلام میں پوشیدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ مضمون از صفحہ 16

اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ وہ اپنی موت کی تمنا ہرگز نہیں کریں گے، اس لئے کہ انہیں معلوم ہے کہ انہوں نے جو گناہ کئے ہیں وہ جہنم میں پہنچانے والے ہیں، اور اللہ کو ان کے جرائم کی زیادہ خبر ہے۔''
(صفحہ ۱۵۸۸)

دوم: ''آیت سے یہ بھی مستفاد ہے کہ جو علماء و مشائخ قرآن و سنت سے ہٹ کر اپنی مرضی سے اپنے پیروکاروں کے لئے حلال و حرام کرنے کی دوکان سجاتے ہیں، وہ اپنی عبادت کرواتے ہیں۔ مسند احمد ترمذی میں ہے کہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! نصرانیوں نے اپنے علماء کی عبادت تو نہیں کی؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں، ان علماء نے اپنی مرضی سے ان کے لئے حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنا دیا، تو انہوں نے ان کی اتباع کی۔ یہی ان کی عبادت تھی۔''

قارئین بخوبی جانتے ہیں کہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کا فیصلہ اسمبلی حلال و حرام کی دکان سجانے کے سوا کچھ نہیں ہے۔

سوم: اس آیت کریمہ میں یہود و نصاریٰ کے عالموں اور راہبوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگوں کا مال ناجائز طریقوں سے کھاتے ہیں، رشوت لے کر ان کی مرضی کے مطابق فتوے دیتے ہیں، اور تورات اور انجیل میں موجود احکام و مسائل کو بدل دیتے ہیں، اور اپنی افترا پردازیوں کو اللہ کی شریعت بتاتے ہیں۔ دور جاہلیت میں علمائے یہود کا بڑا مقام تھا انہیں لوگوں کی طرف سے خوب پیسے ملتے تھے اور مختلف قسم کے ہدیے ان کے پاس پہنچتے تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو انہیں یقین ہوگیا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں، لیکن اپنی کرسی اور دنیاوی فائدوں کی خاطر اسلام نہیں لائے، تو اللہ نے ان کی عزت و ریاست کو ذلت و رسوائی سے بدل دیا۔

یہاں مقصود مسلمانوں کو ان کے علمائے سوء اور گمراہ کن عابدوں کی طرف سے متنبہ کرنا ہے۔ سفیان بن عیینہ کا قول ہے کہ جو مسلمان عالم گمراہ ہو جاتا ہے، علمائے یہود کے مشابہ ہو جاتا ہے، اور جو مسلمان عابد گمراہ ہو جاتا ہے، وہ عباد نصاریٰ کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ صحیح بخاری کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے مسلمانو! تم لوگ گزشتہ قوموں کے طریقوں کو ضرور اپناؤ گے اور ان کے نقش قدم پر پورا پورا چلو گے۔ لوگوں نے پوچھا: کیا مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اور کون لوگ ہو سکتے ہیں؟ ایک روایت میں ہے: فارس اور روم کے لوگ......''

''......آیت کے اس حصہ میں ایسے لوگوں کا ذکر ہے، جو سونا اور چاندی اکٹھا کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں فرمایا کہ جہنم کا دردناک عذاب ان کا انتظار کر رہا ہے۔ اور یہ حکم عام ہے، اس میں یہود و نصاریٰ کے وہ علماء اور عباد شامل ہیں جو سونا اور چاندی جمع کرتے تھے اور اللہ کی راہ میں اسے خرچ نہیں کرتے تھے، اور وہ مسلمان بھی شامل ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں ادا کرتے ہیں۔''
(ایضاً صفحہ ۵۶۳ - ۵۶۴)

ان الفاظ میں اکیسویں صدی کے علمائے سوء، گمراہ کن عابدوں، اور زکوٰۃ چور ملاّؤں کا خوب نقشہ کھینچا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ کسی نے زکوٰۃ وصدقات پر پلنے والے ایک مدرسہ کے ''عالم دین'' سے اس کے آخری لمحات عمر میں عرض کیا کہ حضرت عمر بھر آپ نے راہ خدا میں ایک دمڑی تک نہیں دی مرنے سے پہلے یتیم خانہ کے لئے چند روپئے ہی عنایت کر دیجئے۔ ارشاد ہوا جان تو دے رہا ہوں اور کیا چاہتے ہو۔

☆☆☆☆

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

(نصر الحق معلم سلسلہ احمدیہ ہوشیار پور)

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اپنی اعلیٰ تعلیم کی وجہ سے انسان کی کامل رہنمائی کرتا ہے اور کسی جہت سے بھی ناقص نہیں ہے انسان کی پیدائش سے لیکر اس کی موت تک مختلف لحاظ سے اس کی ربوبیت کے متعلق ایسی تعلیم دی گئی ہے کہ دیگر تعلیموں میں یہ کمال اور خوبی نظر نہیں آتی۔

چونکہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس نے رہتی دنیا تک باقی رہنا ہے اور قیامت تک اس کی تعلیم ممتد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے تمام دنیا کو یہ پیغام پہنچا دیا کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (سورۃ حجر رکوع) یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ مذہب اسلام اب قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ اس لئے اس کی حفاظت کا سامان اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لیا ہے تا کہ یہ پاک کلام انسانی ہاتھوں کی قطع برید سے محفوظ اور فنا اور عدم کے خطرہ سے بالا رہے۔

اسلام کے بارآور مثمر باغ کی حفاظت اس کی تروتازگی اور شادابی کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ طریق مقرر فرمایا ہے کہ ہر زمانہ میں اپنے کسی برگزیدہ انسان کو بطور مصلح اور مجدد کے مامور کرتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہیبعثلھٰذہِ الامۃ علی راس کل مأۃ سنۃٍ من یجدّد لَھا دینھا (ابوداؤد) کہ اللہ تعالیٰ اس امت مسلمہ کی اصلاح کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا انسان مبعوث کیا کرے گا جو تجدید دین کا کام کرے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق ہر زمانہ میں مجددین اور مامورین کا سلسلہ جاری ہے اور یہ پاکباز انسان اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اس کی تائید سے ہر زمانہ میں تجدید دین کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ جب کبھی ایسا وقت آتا ہے جس میں لوگ اسلام کی تعلیم کو فراموش کر دیتے اور قرآنی تعلیم کو بھلا دیتے ہیں اس پر عمل کرنا ترک کر دیتے ہیں اور ظھر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ چھا جاتا ہے یعنی دنیا میں ہر طرف فسق وفجور کی ایک رَوچل پڑتی ہے، نیک امور کی طرف توجہ کم ہو جاتی اور برائیوں پر فخر کیا جاتا ہے، لوگ عملی زندگی میں شریعت کے احکام کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور دہریت اور الحاد کا غلبہ عام ہو جاتا ہے تو ایسے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق کسی برگزیدہ انسان کو مبعوث فرماتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے اسلامی شریعت کا احیاء عمل میں آتا ہے وہ مامور انسان ھدایت سے دور افتادہ لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف لاتا اور شریعت کے احکام کو پھر جاری کرتا ہے وہ اپنے عملی نمونہ سے اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ اصل کامیابی کا طریق اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت اور اس کی فرمانبرداری ہے اور عملی زندگی کے ہر پہلو میں اس کی رضا کو مدنظر رکھنا ہی زندگی کے اصل مقصد کو حاصل کرنا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق گذشتہ زمانوں کی طرح اس زمانہ میں بھی جبکہ ہر طرف فسق و فجور پھیل گیا اور شریعت اسلامیہ سے لوگ روگردان ہوگئے اور خشکی اور تری میں فساد کا غلبہ ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے مجدد اعظم مسیح موعود اور جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مرزا غلام احمدی قادیانی کو مبعوث فرمایا تا کہ آپ کے ذریعہ سے تجدید دین کا کام ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم جسے لوگوں نے فراموش کر دیا تھا دنیا میں پھر رائج ہو جائے۔

مخبر صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے سوا چودہ سو سال پیشتر یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی کہ لوکان الایمان معلّقًا بالثّریا لنا لہ رجل او رجالٌ من ھٰؤلاء کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا تو ایک (فارسی الاصل) انسان اسے دوبارہ دنیا میں لاکر رائج کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بھی اللہ تعالیٰ نے متعدد بار آپ کے اس عظیم الشان کام کا ذکر فرمایا ہے کہ ”یقیم شریعہ و یحی الدین و لوکان الایمان معلقا بالثریا لنالہ“ (تذکرہ صفحہ ۳۵۱) کہ آپ شریعت کو قائم کرینگے اور دین اسلام کو زندہ کرینگے اور اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا تو اسے واپس لائینگے۔

اپنی بعثت کی اس اہم غرض کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی متعدد تصانیف میں بیان فرماتے ہیں۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا میں اس خطرناک حالت کی اصلاح کروں اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں چنانچہ میں نے سب کچھ بتا دیا اور نیز میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہوگئی ہیں اور عالَم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کے جاہ و مرتبت پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیاوی اسباب پر ہے یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالَم آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے حضرت مسیح نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا اور جیسا کہ ضعف ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہوگئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہوگئی تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے سو میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہے۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا بعد اس کے کہ بہت دور ہوگیا تھا۔ سو میں انہی باتوں کا مجدد ہوں اور یہی کام ہیں جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔“

(کتاب البریہ صفحہ ۲۵۳)

نیز آپؑ فرماتے ہیں: ”وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کروں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودہ لگا دوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔“

(لیکچر اسلام صفحہ ۳۴)

”لوگ عنقریب دیکھ لینگے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا چہرہ ظاہر ہوگا گویا وہ آسمان سے اترے گا اس نے بہت مدت تک اپنے تئیں چھپائے رکھا اور انکار کیا گیا اور چپ رہا۔ لیکن وہ اب نہیں چھپائے گا اور دنیا اس کی قدرت کے وہ نمونے دیکھے گی کہ کبھی ان کے باپ دادوں نے نہیں دیکھے تھے۔ یہ اس لئے ہوگا کہ زمین بگڑ گئی اور آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے پر لوگوں کا ایمان نہیں رہا۔ ہونٹوں پر اس کا ذکر ہے لیکن دل اس سے پھر گئے ہیں اس لئے خدا نے کہا کہ اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤں گا اس کا مطلب یہی ہے کہ زمین مرگئی یعنی زمینی لوگوں کے دل سخت ہوگئے گویا مرگئے کیونکہ خدا کا چہرہ ان سے چھپ گیا اور گذشتہ آسمانی نشان بطور قصوں کے ہوگئے سو خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بناوے وہ کیا ہے نیا آسمان اور کیا ہے نئی زمین۔ نئی زمین وہ پاک دل ہیں جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا ان سے ظاہر ہوگا اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اس کے بندے کے ہاتھ سے اسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں۔“ (کشتی نوح صفحہ ۷)

”میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ میں اس طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے بھیجا گیا تھا۔ جس کی روح ہیروڈیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اُٹھائی گئی“ (فتح اسلام صفحہ ۶)

اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤنگا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔“ (کشتی نوح صفحہ ۱۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان اقتباسات اور آپ کی تعلیم سے یہ امر ظاہر ہے کہ حضور کی آمد کی غرض دین اسلام کی تجدید اور اس کی تعلیم پر لوگوں کو عمل کرانا ہے اور آپ کی ساری زندگی اسی مقصد کی تکمیل میں بسر ہوئی کہ لوگوں پر اسلام کی فضیلت ظاہر ہو اس کے احکام کی حکمت منکشف ہو اور وہ اسلامی طریق پر پورے طور پر کاربند ہو جائیں اور اس طور پر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضاء کے وارث بنیں۔ آپ نے اپنے عملی نمونہ اور اپنی تعلیم سے لوگوں کو بتایا کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے جس کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر انسان کی روح دائمی سرور حاصل کر سکتی ہے اور یہی وہ نور ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے

آپ نے اس مادیت اور دہریت کے دور میں اس امر کو زبردست دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک زندہ اور افضل نبی ہیں جن کی شریعت اب قیامت تک جاری ہے۔ دنیا میں اگر کسی کے لئے زندگی اور تابندگی مقرر کی گئی ہے تو وہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے۔

حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے کیا خوب فرمایا:

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

آپ نے مشرق ومغرب کے لوگوں کو پیغام حق پہنچایا اور خوب پہنچایا کہ

’’اے تمام وہ انسانی روحو! جو مشرق ومغرب میں آباد ہو پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔‘‘ (تریاق القلوب صفحہ ۶)

نیز آپؑ فرماتے ہیں:

’’وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں بھی نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی وسمادی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید ومولیٰ سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۰)

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض کسی نئی شریعت یا نئے دین کے قیام کے لئے نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم اور آپ کی شریعت پر لوگوں کو کاربند کرانا ہے اور قرآن مجید کی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اصل غرض جو آپ کو الہام میں بتائی گئی یہی ہے کہ یحی الدین یقیم الشریعہ کہ وہ دین کو زندہ اور شریعت کو قائم کرے گا۔ پس ہمارا فرض ہے کہ شریعت جو مٹ چکی ہے جو ہزاروں پردوں کے نیچے چھپ گئی ہے مسلمانوں کے نہ عوام اس پر عمل پیرا ہیں اور نہ علماء بلکہ ان کا علم بھی کسی کو نہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے تو کہا تھا کہ فریسی (حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کے ملاں مولوی) جو کرتے ہیں وہ نہ کرو جو کہتے ہیں وہ کرو۔ مگر اب تو یہ حالت ہے کہ ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ جو کہا جاتا ہے وہ بھی اسلام کے خلاف ہے اور جو کیا جاتا ہے وہ بھی اسلام کے خلاف ہے پس ہمارا فرض ہے کہ ہزاروں توہمات اور رسومات کے نیچے دبے ہوئے اسلامی آثار کو پھر نکالیں۔ انگریز لاکھوں من مٹی کو کھدواتے ہیں اور جب نیچے سے قدیم زمانہ کا ایک مٹی کا پیالہ بھی مل جاتا ہے تو بہت خوش ہوتے ہیں اور پھولے نہیں سماتے مگر ہماری تو ساری جائیدادیں ہی مٹی کے نیچے دفن ہیں تو کیا ہمیں ان کے نکالنے کی کوئی فکر نہیں کرنی چاہئے۔ شریعت کے ایسے ایسے مخفی خزانے زمین کے نیچے دفن ہیں کہ جن کی قیمت کا کوئی اندازہ ہی نہیں ہوسکتا۔ انسانی زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جس کے لئے مفصل ھدایات موجود نہ ہوں اور جو ایسی روشن نہ ہوں کہ جنہیں دیکھ کر تیز سے تیز نظر والے انسان کی آنکھیں بھی چندھیا نہ جائیں مگر یہ سب خزانے رسوم اور جہالتوں اور نسیان کی مٹی کے نیچے دفن ہیں اور ایک بے قیمت چیز کی طرح پڑے ہیں.... لوگوں سے اقرار لئے جائیں کہ وہ آئندہ اسلامی تمدن اور تہذیب کے مطابق عمل کریں گے اور جہاں تک حکومت کا قانون ان کو اجازت دیتا ہے تمدنی، معاشی، معاشرتی اور دوسرے معاملات میں اسلامی تعلیم کو رائج کریں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ الفضل مورخہ ۲۱؍جنوری ۱۹۳۸ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کے پیش نظر بعض تمدنی اور معاشرتی امور کا ذکر کیا جاتا ہے اور ان کے متعلق اسلامی احکام درج کئے جاتے ہیں۔

تمدن دراصل اخلاق کا ہی ایک حصہ ہے جس کا تعلق محض اپنی ذات سے نہیں ہوتا بلکہ دوسرے افراد سے ہوتا ہے گویا تمدن ایسے اخلاق اور فرائض کا نام ہے جو افراد کی مشترکہ ترقیکا ذریعہ ہوتے ہیں اور انسانی اخلاق کا یہ وہ حصہ ہے جو دوسرے لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنے اور ان کے ساتھ معاملات کرنے کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔ پس ہمیں اپنی زندگیوں کو اسلامی تہذیب وتمدن کے مطابق بنا کر دوسروں پر اس کی فضیلت کو ثابت کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

یہ ایک یقینی بات ہے کہ اسلام نے جس تہذیب وتمدن کی بنیاد رکھی ہے وہ فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہے اور اس میں افراط وتفریط کے دونوں پہلوؤں کو چھوڑ کر درمیانی سیدھا راستہ اختیار کیا گیا ہے جس پر چل کر ہر ایک انسان اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے۔ اور غیر اسلامی تمدن کی خرابیوں اور اس کے نقصانات سے بچ سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض کو سمجھ کر اسلامی تعلیمات پر پورے طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

آپ کے خطوط آپ کی رائے ....

ایران پر پابندی اسرائیل کو چھوٹ

دورخی پالیسی کیوں......؟

سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی انتہاء پر ہے۔ آئے دن ترقی یافتہ ممالک جدید قسم کے ہتھیار اور دیگر تجربات میں ایک دوسرے سے سبقت لیتے نظر آتے ہیں۔ خاص طور سے پانچ بڑی طاقتیں اس میں نمایاں نظر آتے ہیں جنہیں ویٹو پاور حاصل ہے۔ سلامتی کونسل اور اقوامِ متحدہ کے ادارے بھی اب کھلے عام دورخی پالیسی اپناتے نظر آتے ہیں۔ آج تک معصوم فلسطینی عوام کا مسئلہ متعدد بار ان اداروں کے سامنے پیش ہوا لیکن اس میں کچھ بھی پیش رفت نہیں ہوئی۔ معاملہ جوں کا توں ہے۔ حال ہی میں کچھ دنوں سے اسرائیلی فوجیں فلسطینی علاقہ پر بلا جواز بمباری کر رہے ہیں سینکڑوں معصوم فلسطینی مارے جارہے ہیں جن میں بچے، عورتیں، بوڑھے جوان سبھی شامل ہیں اور کھلے عام اسرائیلی حُکام بیان دیتے ہیں کہ ہم اس کارروائی کو جاری رکھیں گے معصوم فلسطینی عوام کو قیدیوں کی طرح رکھا گیا ہے۔ باہر سے خورونوش کے راستے بند کئے گئے ہیں یہاں تک بجلی، پانی اور ادویات کی سخت تنگی ہے مگر ان ممالک کو اس کی ذرا بھی پرواہ نہیں ہے۔ البتہ صرف زبانی بیان دیتے کبھی کبھی نظر آتے ہیں۔ اس کے برعکس عراق کا مسئلہ ہو یا ایران کا مسئلہ ہو یا افغانستان کا مسئلہ ہو تو یہ طاقتیں پس پردہ اکٹھی نظر آتی ہیں۔ جیسا کہ حال ہی میں ایک ریزولیوشن پاس کر کے اب ایران پر بھی کچھ پابندیاں لگانے کی منظوری دے دی گئی ہے۔ آخر یہ دورُخی پالیسی کیوں اپنائی جارہی ہے......؟ دنیا میں تمام لوگوں کو خواہ وہ کسی بھی ملک قوم یا ذات سے تعلق رکھتے ہوں جینے کا حق ہے اور اپنے عقائد کے مطابق عبادت بھی بجالا سکتے ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ دنیا کے وہ ادارے جو انصاف کے نام پر قائم ہوئے ہیں وہ آنکھیں بند کر کے اس قسم کے فیصلے کرتے ہیں کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

اسرائیل پر پابندیاں کیوں نہیں لگائی جاتیں......؟ کئی سال سے وہ مسلسل فلسطینی عوام کو کچل رہا ہے اور کھلے عام بمباری کر رہا ہے اور اُسے کسی کی پرواہ بھی نہیں ہے کیونکہ شاید اسی لئے کہ اس کو امریکہ کی پشت پناہی حاصل ہیہی وجہ ہے کہ دیگر ممالک بھی اُس کی وجہ سے کھل کر سامنے نہیں آتے ہیں۔ جہاں تک عرب ممالک اور اسلامی ممالک کا سوال ہے اکثر اُن میں سے مغرب کے غلام بنے ہیں خاص کر امریکہ کے زیر سایہ ہیں۔ عرب دنیا میں عیسائیت نے بھرپور حملہ کیا ہوا ہے کوئی اُن کا جواب نہیں دے رہا ہے۔ جماعت احمدیہ واحد جماعت ہے جو اُن کے اعتراضات کے جواب دے رہی ہے اور اسلام کے دفاع میں لٹریچر اور کتب شائع کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلمکی پاکیزہ تعلیم کو بیان کر کے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے سلسلے میں کوشاں ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ متحد ہوں اور اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں اور اسلام کے خلاف ہر سازش کا دلائل سے ڈٹ کر مقابلہ کریں اور اپنے اندر وحدت پیدا کریں اور دشمن کو ہرگز موقع نہ دیں کہ وہ اسلام یا بانیٔ اسلام پر کوئی اعتراض کرسکیں۔ جہاں تک فلسطین کا مسئلہ ہے اور دیگر مسائل ہیں باہمی اتفاق واتحاد اور یکجہتی سے یہ بھی حل ہو جائیں گے۔ آئیے ہم وقت کے امام کو شناخت کریں اور خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ کر خدمت اسلام کریں۔ (محمد یوسف انور استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار کے بیٹے عزیزم رؤوف احمد نیر آف لندن کو مؤرخہ 24-3-08 کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ریان احمد خالد رکھا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ بچہ خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب آف لندن کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین (اعانت بدر 200 روپے)

(شبیر احمد ناصر مولوی فاضل قادیان)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہ

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Phone No (S) 01872 -224074

(M) 98147-58900

E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

’’اخبار بدر کے لئے قلمی ومالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں‘‘

ملکی رپورٹیں

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت انعقاد

اور سرائے طاہر میں خصوصی تقریب جلسہ پیشوایان مذاہب

مورخہ ۲۳ / مارچ کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگراموں کے مطابق مجلس انصار اللہ کے تحت جلسہ یوم مسیح موعودؑ شاندار طریق پر مسجد اقصیٰ میں صبح ۹ بجے منعقد ہوا جبکہ مستورات کے لئے مسجد مبارک میں انتظام تھا۔ جلسہ کی صدارت محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے کی اور مہمان خصوصی کے طور پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان رونق افروز ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید سے کاروائی کا آغاز ہوا جو مکرم باسط رسول صاحب استاذ جامعہ احمدیہ نے کی آپ نے سورہ جمعہ کی آیات پڑھیں اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔

مکرم سفیر احمد صاحب شمیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح" پڑھا۔ بعدہٗ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر قائد تربیت انصار اللہ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اور ۲۳ مارچ کی اہمیت بیان کی۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر صف دوم نے شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں بعدہٗ مکرم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بعنوان قیام خلافت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات اور پیشگوئیاں تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم ریحان احمد صاحب ظفر منتظم مال مجلس انصار اللہ قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام۔

یارو مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار......☆......رہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں ہی مر گئے

پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم ناظر صاحب اعلیٰ نے فرمایا کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کو مانا ہے۔ ہمیں آپ کے منصب و مقام کا علم ہونا چاہئے۔ حضور نے اللہ کے حکم سے مجدد، مامور، مسیح مہدی، امتی، نبی اور جری اللہ فی حلل الانبیاء کا دعویٰ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیاء کی صفات کا حامل بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور ناواقف لوگ ان دعاوی پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ عاشق رسولؐ ہیں اور باقی سب دعاوی اس کے فروع ہیں۔ آپؑ کو جو کچھ حاصل ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے حاصل ہوا ہے۔ اس وقت تمام امتیں بگڑ چکی ہیں سب کو زندہ اور متحد کرنے کے لئے ایک شخص کی ضرورت تھی اور کشفاً حضور نے دیکھا کہ ملاء اعلیٰ میں ایک شخص محی کی تلاش ہے اور آپ کے متعلق فرشتوں نے کہا کہ ھذا رجل یحب رسول اللہ پس حضور کے سب دعاوی ایک طرف اور آپ کا یہ دعویٰ ان سب پر حاوی ہے آپ نے فرمایا۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا......☆......نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی مَیں ہوا ہوں......☆......وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

آپ نے فرمایا کہ یہ سب غیب کی خبریں جو خدا ہمیں دیتا ہے اور سب برکات اور تفصیلات اور خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونا صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور برکت سے ہے۔ پس جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیروی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں گے تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ ان انعامات سے نوازے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم دل و جان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرتے ہوئے آپؐ کی محبت میں ڈوب کر کثرت سے درود پڑھیں۔

صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ عمدگی سے یہ جلسہ ہوا اللہ کا ہم پر بڑا فضل ہے کہ اس نے اس زمانہ کے مامور کو ماننے کی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں احمدی بنائے۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ جلسہ میں سیکرٹری سٹیج کے فرائض محترم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب صدر صف اوّل نے انجام دیئے۔

خصوصی تقریب: اسی روز شام ساڑھے چار بجے سرائے طاہر میں خصوصی تقریب محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں قادیان اور مضافات سے کثیر تعداد میں مدعو غیر مسلم معززین نے شرکت کی سرائے طاہر کا وسیع ہال خوبصورت بینروں سے مزین کیا گیا تھا جن پر ملکی اتحاد اور پیشوایان مذاہب کی عزت و احترام پر مشتمل عبارتیں آویزاں تھیں۔ تمام ہال مہمانان کرام سے بھرا ہوا تھا جنہوں نے پورا جلسہ بڑے شوق اور وقار سے سنا۔ جلسہ کا آغاز مکرم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی تلاوت سے ہوا آپ نے سورہ فرقان کی چند آیات کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔ مکرم تنویر احمد صاحب ناصر استاد جامعۃ المبشرین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا بعدہٗ مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے تعارفی خطاب فرمایا آپ نے جلسہ میں آنے والے مذہبی لیڈروں اور دور و نزدیک سے آنے والے سبھی مہمانوں کا مجلس کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ آپ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد اسلام کی حسین تعلیم اور موجودہ زمانہ کے حالات اور ان کے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے۔ موعود اقوام عالم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت آپ کے مشن اور آج کے دن کی اہمیت اور جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد نہایت آسان اور دلچسپ رنگ سے بیان کیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری لیکچر پیغام صلح میں بیان فرمودہ سنہری اصولوں کا بھی ذکر کیا اس موقعہ پر یہ کتاب تمام حاضرین میں ہندی پنجابی اور انگریزی میں تقسیم کی گئی۔

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کے حلقہ قادیان کے ممبر گورندر پال گورا نے اپنی تقریر میں سب حاضرین کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آج باوجود مشکلات کے ۱۹۰ ملکوں میں جماعت محبت و پیار کا پیغام پہنچا رہی ہے میں ان کا شکر گذار ہوں کہ آج کے دن ایسی تقریب منعقد کر کے مجھے حاضر ہونے کی دعوت دی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس مشن کا آغاز حضرت مرزا صاحب نے ۱۱۹ سال قبل کیا تھا ان کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوا آج پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی قیادت میں سو سالہ جشن خلافت منایا جا رہا ہے میں ساری جماعت کو اس کی مبارکباد دیتا ہوں۔ آپ نے کہا کہ قرآن میں جو توحید بیان ہوئی ہے۔ گوربانی میں بھی اسی توحید کا ذکر ہے اور حضرت بابا نانک نے بھی توحید کی ہی تعلیم دی ہے۔ ساری کائنات ایک نور سے بنی ہے لہٰذا ہمیں آپس میں عداوت اور نفرت چھوڑ کر پیار و محبت کرنا چاہئے۔ آخر پر آپ نے کہا کہ اس بھائی چارے کے موقعہ پر سب حاضرین کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

اس کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب خادم نے موجودہ زمانہ کے مسائل و حالات بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض بیان کی اور امن کے شہزادے موعود اقوام عالم کی سنہری تعلیمات کو پیش کیا۔

جناب مہنت رام پرکاش وائس پردھان ہندو وشو پریشد نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی اس تقریب میں شامل ہو کر مجھے بڑی خوشی ہو رہی ہے۔ دنیا میں درندگی کا ننگا ناچ ہو رہا ہے مذہب لڑائیاں بڑی دیر سے ہو رہی ہیں لاکھوں آدمی بے وجہ مارے گئے۔ جب ہم سب کا خدا ایک ہے تو ہمیں آپس میں محبت و پیار سے رہنا چاہئے۔ آج ہم عہد کریں کہ اچھے انسان بن کر ساری دنیا میں امن کا پیغام دیں گے۔

بعدہٗ جناب رشید مسیح ڈائریکٹر بیرنگ کرسچن کالج بٹالہ نے فرمایا کہ بائیبل کے مطابق انسانیت کے لئے بتائے گئے اصولوں کا خلاصہ ایک لفظ میں اگر بیان کرنا ہو تو وہ ہے پیار۔ آج ہولی ایسٹر میلاد النبیؐ کا تہوار بھی منایا جا رہا ہے۔ آج کے زمانہ میں ایک دوسرے کے نزدیک آنے کی ضرورت ہے مجھے خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ اس کام میں بڑھ کر حصہ لے رہی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کے اصولوں کو جماعت بڑے زور سے اس علاقے اور ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ امید ہے اس مشن کو لیکر جماعت ساری دنیا میں آگے بڑھے گی اور ہمارے ساتھ بھی تعاون کرے گی۔ آخر پر آپ نے اس تقریب میں دعوت دینے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

صدر اجلاس محترم غوری صاحب نے فرمایا کہ مجھے خوشی ہے کہ تمام حاضرین نے ۲ گھنٹہ سے زائد وقت دے کر بڑے پیار سے مقررین کے خیالات سننے میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم جو کہتے ہیں اس پر عمل بھی کریں ہمارا ملک عظیم ملک ہے خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس پاک دیش میں پیدا کیا۔ اس سرزمین پر متعدد انبیاء کے قدم پڑے اور موجودہ زمانہ کے مامور بھی یہیں پیدا ہوئے۔

بھارت مہان دیش ہے اور اس میں مذاہب کی عظیم طاقت ہے اگر ہم اسے صحیح ڈھنگ سے استعمال نہیں کریں گے تو یہ بارود کا ڈھیر بھی بن سکتا ہے۔ ہمارا دیش ایک گلدستہ ہے ہم سب کو پیار و محبت سے اس میں رہنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۸ء میں پیغام صلح لکھ کر جو عظیم پیغام دیا ہے امید ہے ہم اس کو دلوں میں جگہ دیں گے آپ نے فرمایا کہ یہ سال جماعت کے لئے بڑا اہم سال ہے جماعت خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت کئی پروگرام منا چکی ہے اور ۲۷ مئی کو خاص طور پر بہشتی مقبرہ میں ایک تقریب منعقد ہوگی اس میں شمولیت کے لئے سب سے درخواست ہے۔ اس طرح اور بھی متعدد پروگرام اور آخر میں جلسہ سالانہ ہوگا۔ جس سے اس سرزمین کا نام بھی ساری دنیا میں پھیلے گا۔ خدا تعالیٰ ہمیں آپس میں محبت پیار اور امن قائم کرنے کی توفیق دے جماعت کا بھی یہی نعرہ ہے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ آخر پر آپ نے دُعا کرائی۔ اسی موقعہ پر جملہ مہمانان کرام کی خدمت میں مٹھائی کے پیکٹ پیش کئے گئے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم عبدالوکیل صاحب نیاز نائب ناظم وقفِ جدید بیرون نے انجام دیئے۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر اور دور رس نتائج ظاہر فرمائے اور حاضرین کو ان نیک نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 17014:: میں محمد یاسین بھٹی ولد محمد اسماعیل بھٹی مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3635 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ منیر احمد ساجد　　العبد محمد یاسین بھٹی　　گواہ ظہیر احمد خادم

وصیت 17015:: میں شمیمہ پی زوجہ سی کے انور سعادت قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10/2/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی: پازیب 31.1 گرام۔ ایک طلائی ہار 40 گرام۔ دو عدد انگوٹھیاں 7.7 گرام، سات عدد طلائی کنگن 54.6 گرام، ایک عدد نکلس 2.5 گرام ایک سیٹ بالیاں 7 گرام، ایک عدد ہار (حق مہر) 24 گرام۔ کل قیمت 152487 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 50 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی کے انور سعادت　　الامۃ پی شمیمہ　　گواہ سی کے منصور احمد

وصیت 17016:: میں کمال دین ولد مہر دین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال تاریخ بیعت 1992ء ساکن شوشک ضلع فیروز پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ 10 مرلہ کا ایک مکان جس میں والدین اور دو بھائی اور ایک بہن کا حصہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ظہیر احمد خادم　　العبد کمال دین　　گواہ انیس احمد خان

وصیت 17017:: میں وی این شمس الدین ولد نینار محمد قوم مسلم پیشہ تجارت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1984ء ساکن موائد پورا ڈاکخانہ مڈاوور ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17/2/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ 4 سینٹ زمین اور اس میں دو کمرہ کا ایک مکان ہے۔ جس کی موجودہ قیمت 300000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی امیر الدین　　العبد وی این شمس الدین　　گواہ

وصیت 17018:: میں ایم ایس مبارکہ بنت وی این شمس الدین قوم مسلم پیشہ ایم تھانگلی تاریخ بیعت 1996ء ساکن موائد پورا ڈاکخانہ مڈاوور ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17/2/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ والدین بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔ ترکہ کی تقسیم ہونے کی صورت میں اس کا حصہ آمد بھی ادا کر دونگی۔ سونے کا ہار 8 گرام قیمت 10000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی امیر الدین　　الامۃ ایم ایس مبارکہ　　گواہ وی این شمس الدین

وصیت 17019:: میں ایم ممتاز زوجہ تنگل باوا قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 48 سال تاریخ بیعت 1986ء ساکن موائد پور ڈاکخانہ مڈاوور ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17/2/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ دو گرام سونا قیمت 1600 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ ٹی امیر الدین　　الامۃ ایم ممتاز　　گواہ وی این شمس الدین

وصیت 17020:: میں ایم یاسین غنی ولد شمس الدین قوم مسلم پیشہ تجارت عمر 24 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن موائد پورا ڈاکخانہ مڈاوور ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17/2/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد کی تقسیم اب تک نہیں ہوئی۔ والدین بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی امیر الدین　　العبد ایم یاسین غنی　　گواہ وی این شمس الدین

وصیت 17021:: میں ایم اے راشدہ مجیب اہلیہ مجیب الرحمٰن قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن مڈاوور ڈاکخانہ موائد پورا ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17/2/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ جائیداد کی تقسیم نہیں ہوئی۔ والدین حیات ہیں۔ ہار سونے کا جس کی قیمت 30000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی امیر الدین　　الامۃ ایم اے راشدہ　　گواہ وی این شمس الدین

وصیت 17022:: میں تنگل باوا ولد اسماعیل مرحوم قوم مسلم پیشہ تجارت عمر 58 سال تاریخ بیعت 1984ء ساکن موائد پور ڈاکخانہ مڈاوور ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17/2/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی امیر الدین　　العبد ایم تنگل باوا　　گواہ وی این شمس الدین

وصیت 17023:: میں ٹی رحمۃ اللہ ولد تنگل باوا قوم مسلم پیشہ تجارت عمر 22 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن مڈاوور ڈاکخانہ موائد پورا ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17/2/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے

بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی امیر الدین　　　العبد ٹی رحمۃ اللہ　　　گواہ وی این شمس الدین

وصیت 17024:: میں ٹی بشیر الدین ولد تنگل باوا قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 20 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن مڈاوور ڈاکخانہ مڈانور ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17/2/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی امیر الدین　　　العبد ٹی بشیر الدین　　　گواہ وی این شمس الدین

وصیت 17025:: میں ایم رحمت اہلیہ این شمس الدین قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 46 سال تاریخ بیعت 1985ء ساکن مڈاوور ڈاکخانہ مڈانور ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17/2/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک سونے کا ہار 8 گرام 10000 روپئے۔ جائیداد کی اس وقت تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی امیر الدین　　　الامۃ ایم رحمۃ اللہ　　　گواہ وی این شمس الدین

وصیت 17026:: میں ذاکرہ ظفر اہلیہ ظفر علی کاغذگر قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن محلّہ حویلی ڈاکخانہ بھدرواہ ضلع ڈوڈہ صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/4/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی: ہار ایک عدد 23 کیرٹ 15.370 گرام۔ ایک عدد چین 8.510 گرام، انگوٹھی 3.810 گرام، انگوٹھی 3.180 گرام، ٹوپس 2.840 گرام، پائل 6.160 گرام، پائل 4.430 گرام، ناک کا کوکا 0.580 گرام (22 کیرٹ)۔ اس کے علاوہ زیور نقرئی پائل 45 گرام ہے۔ ان زیورات کی موجودہ قیمت 40082 روپئے ہے۔ اس کے علاوہ حق مہر بذمہ خاوند 12000 روپئے۔ وقتاً فوقتاً خاکسار سلائی کا کام کرتی ہے جس سے سالانہ کم وبیش 3600 روپئے آمد ہو جاتی ہے۔ میرا گزارہ آمد از سلائی سالانہ 3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت مورخہ 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید صباح الدین　　　الامۃ ذاکرہ ظفر　　　گواہ ظفر علی کاغذگر

وصیت 17027:: میں عبد الحفیظ ولد عبد الرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3304 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ رشید احمد　　　العبد عبد الحفیظ　　　گواہ حفیظ احمد الہٰ دین

وصیت 17028:: میں صبیحہ حمید ولد سید حمید اللہ قوم سید عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن سرینگر ڈاکخانہ راولپورہ ضلع سرینگر صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6/12/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ہار طلائی وکانٹے 10 تولہ، کڑے 2 عدد 3 تولہ، کڑا ایک عدد 2 تولہ، انگوٹھیاں چار عدد 8 گرام، انگوٹھیاں 2 عدد 2 گرام، ٹاپس ایک جوڑا 4 گرام، ہار کانٹے وانگوٹھی 7 تولہ، کڑھے 2 عدد 3 تولے، چین پنڈلم 2 گرام، چین پنڈلم 7 گرام۔ کل قیمت 224000 روپئے۔ حق مہر بذمہ خاوند 160000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید حمید اللہ　　　الامۃ صبیحہ حمید　　　گواہ سید وسیم احمد

وصیت 17029:: میں عطاء الکریم ولد شیخ نظام الدین قوم احمدی مسلم پیشہ تجارت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ قبرستان ڈاکخانہ قافلہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.3.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل 2007ئسے نافذ کی جائے۔

گواہ عطاء المجیب　　　العبد عطاء الکریم　　　گواہ مقصود علی احمد خان

وصیت 17030:: میں راشد جمال ولد شیخ نظام الدین قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن کٹک ڈاکخانہ قافلہ بازار ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.3.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم اپریل 07ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　　العبد راشد جمال　　　گواہ مقصود علی احمد خان

وصیت 17031:: میں سید مشاہد احمد ولد سید شاہد احمد قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن تلسی پور ڈاکخانہ تلسی پور ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.3.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مقصود علی خان　　　العبد سید مشاہد احمد　　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17032:: میں ٹی آر طاہرہ زوجہ کے ایم شینیز قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈونگلور ڈاکخانہ کنڈم کولم ضلع ٹرچور صوبہ کیرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.3.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد میں 68 گرام سونا ہے جس کی قیمت 58,480 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ماہانہ جیب خرچ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے ایم شینیز　　　الامۃ ٹی آر طاہرہ　　　گواہ سمیر الدین

وصیت 17033:: میں کے ایم محی الدین کٹی ولد محی الدین قوم احمدی مسلم پیشہ بروکر عمر 52 سال تاریخ بیعت 7.8.2002 ساکن پیتا شیری ڈاکخانہ پتایا کاڈو ضلع ٹرچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج

مورخہ وصیت رتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے اے شمس الدین العبد کے ایم محی الدین کٹی گواہ کے ایک شہنیز

وصیت 17034:: میں سینہ بشیر زوجہ محمد بشیر اے بی قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 27 سال تاریخ بیعت 10.9.02 ساکن کوڈونگلور ڈاکخانہ کنڈم کولم ضلع ٹریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.2.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد حسب ذیل ہے۔ ماہانہ آمد 300 روپے مہر کی رقم 500 روپے۔ دو گرام سونا اندازاً قیمت 1720 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد بشیر اے بی الامۃ سینہ بشیر گواہ مولوی امین محمد ایچ اے

وصیت 17035:: میں پی پی بیران زوجہ پی اے پاریڈ قوم احمدی مسلم پیشہ مٹیریل سپلائی ایجنٹ عمر 49 سال تاریخ بیعت 10.11.89 ساکن کورنگلور ڈاکخانہ کنڈانی کولانی ضلع ترچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.10.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد بشیر اے بی الامۃ پی پی بیران گواہ مولوی امین محمد ایچ اے

وصیت 17036:: میں یو ایس زین الدین ولد فرید و قوم احمدی مسلم پیشہ آٹو ڈرائیور عمر 46 سال تاریخ بیعت 17.5.02 ساکن کوڈونگلور ڈاکخانہ کنڈم کولم ضلع ٹریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.3.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد حسب ذیل ہے۔ 8 سینٹ زمین۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ 700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے ایم شینیر العبد یو ایس زین الدین گواہ سمیر الدین

وصیت 17037:: میں محمد بشیر اے بی ولد اے ایم باوا قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر 32 سال تاریخ بیعت 8/9/02 ساکن کوڈونگلور ڈاکخانہ کنڈم کلم ضلع ترچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30/1/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی پی بیران العبد محمد بشیر اے بی گواہ امین محمد ایچ اے

وصیت 17038:: میں شینیر کے ایم ولد کے ایم محی الدین قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت 3/6/01 ساکن پیتا شیری ڈاکخانہ بِتّایہ کاڈو ضلع ترچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے ایم محی الدین کٹی العبد شینیر کے ایم گواہ کے اے شمس الدین

وصیت 17039:: میں کے زبیدہ بیران اہلیہ پی پی بیران قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 49 سال تاریخ بیعت 10/11/1990 ساکن کوڈونگلور ڈاکخانہ کنڈم کولم ضلع ٹریچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28/3/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ غیر منقولہ جائیداد 4 سینٹ زمین ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے ایم سینیر الامۃ اے کے زبیدہ بیران گواہ سمیر الدین

وصیت 17040:: میں وی ایم زبیدہ اہلیہ یو ایس زین الدین قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 46 سال ساکن کوڈونگلور ڈاکخانہ کنڈم کولم ضلع ٹریچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28/3/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور 52 گرام جس کی موجودہ قیمت 44720 روپئے ہے۔ غیر مقنولہ جائیداد 8 سینٹ زمین ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے ایم شینیر الامۃ وی ایم زبیدہ گواہ سمیر الدین

وصیت 17041:: میں اے کے سینہ تاج الدین اہلیہ تاج الدین قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 13/5/1997 ساکن آلور ڈاکخانہ آلور توسط ماتم ضلع ترچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13/11/05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت غیر منقولہ جائیداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد حق مہر 80 گرام سونا ہے۔ اس کے علاوہ ذاتی ملکیت میں 20 گرام سونا ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ صورا الامۃ اے کے سینہ تاج الدین گواہ امین محمد

وصیت 17042:: میں سکندر بیگم اہلیہ نسیم احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 52 سال تاریخ بیعت 1970ء ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ ٹولی چوکی ضلع رنگا ریڈی صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/1/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی: انوٹھی دو عدد 4 گرام، بالیاں دو عدد 10 گرام، نکلس ایک عدد 20 گرام۔ لچھا ایک عدد 20 گرام، کڑے ایک جوڑی 17 گرام۔ کل وزن 71 گرام قیمت 62500 روپئے۔ زیر نقرئی چین 70 گرام۔ قیمت 2000 روپئے۔ حق مہر بذمہ خاوند 1100 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نسیم احمد الامۃ سکندر بیگم گواہ نوید احمد

وصیت 17043:: میں ثمینہ مبارک اہلیہ مبارک احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ شاہ علی بنڈہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/1/07

وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی: نکلس ایک عدد 20 گرام، لچھا ایک عدد 35 گرام، بالیاں 4 عدد 15 گرام، انگوٹھیاں 5 عدد 10 گرام۔ کل وزن 80 گرام۔ قیمت 72000 روپئے۔ (جملہ زیورات 22 کیرٹ کے ہیں) زیورات نقرئی : پازیب 30 گرام قیمت 3900 روپئے۔ حق مہر بذمہ خاوند 35000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نسیم احمد الامۃ ثمینہ مبارک گواہ نوید احمد

وصیت 17044:: میں عبدالغنی صدیق ولد صدیق امیر علی مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 38 پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق العبد عبدالغنی صدیق گواہ ایچ شمس الدین

وصیت 17081:: میں محمد سلیم ولد غلام مولیٰ مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن بدر پور ڈاکخانہ بوالیہ ڈانگہ ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اراضی 2 بیگھہ زمین بمقام تالگرام ڈاکخانہ ضلع مرشد آباد میں کسی کے پاس 10000 روپئے میں رہن رکھا ہوا ہے۔ مکان مع اراضی دو کٹھہ زمین بمقام تالگرام میں ہے جس کی موجودہ قیمت 100000 روپئے ہوگی۔ یہ مکان بہن کے ساتھ مشترکہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ غلام مصطفٰے العبد محمد سلیم گواہ محمد انور احمد

وصیت 17082:: میں محمد اسماعیل حق ولد محمد رفعت اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن بھرت پور ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مکان مع اراضی ساڑھے آٹھ کٹھہ گاؤں نرز پور ڈاکخانہ رائے پور ضلع مرشد آباد میں ہے۔ جس کی قیمت اس وقت 42000 روپئے ہوگی۔ زرعی اراضی 4 کٹھہ بمقام نرز پور، جس کی موجودہ قیمت 4000 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد محمد اسماعیل حق گواہ محمد سلیم

وصیت 17083:: میں محمد رضاء الکریم ولد نور محمد منڈل مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت 1998ء ساکن گانتلہ ڈاکخانہ گانتلہ ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی ۴ بیگھہ بمقام تیج سنگھ پور مرشد آباد ہے جس کی قیمت اندازاً 80000 روپئے ہوگی۔ مکان مع زمین تین کٹھہ بمقام تیج سنگھ پور ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً 50000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد محمد رضاء الکریم گواہ محمد سلیم

وصیت 17084:: میں محمد پیار الاسلام ولد عبدالوحید علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 1991ء ساکن صادل ڈاکخانہ صادل ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد محمد پیار الاسلام گواہ محمد سلیم

ووصیت 17085:: میں محمد اعماذ الدین ولد محمد غیاث الدین مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال تاریخ بیعت 1997ء ساکن پیرن پاڑہ ڈاکخانہ نلہٹی ٹی ایس ضلع بیر بھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی 5 بیگھہ بمقام بھوانی پور ہے جس کی موجودہ قیمت 250000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم اپریل 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد محمد عماذ الدین گواہ محمد سیف الدین

وصیت 17086:: میں عبدالحنان ولد صائم علی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1992ء ساکن شیر گرام ڈاکخانہ کوگرام ضلع بیر بھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی ساڑھے تین بیگھہ بمقام شیر گرام ہے جس کی موجودہ قیمت 140000 روپئے ہوگی۔ مکان مع زمین 5 ڈسمل شیر گرام کوگرام قیمت اندازاً 45000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد عبدالحنان گواہ محمد عماد الدین

وصیت 17087:: میں محمد اصغر ملک ولد ابو طاہر ملک مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 44 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن سنگھی ڈاکخانہ سنگھی ضلع بیر بھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مکان مع زمین 5 کٹھہ سنگھی بیر بھوم جس کی قیمت موجودہ 50000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد محمد اصغر ملک گواہ محمد عماد الدین

وصیت 17088:: میں بشریٰ خاتون اہلیہ محمد نور الزمان مولا قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن مالدہ ڈاکخانہ مالدہ ضلع مالدہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5/4/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے

جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 3500 روپے۔ زیور طلائی: بالی ایک جوڑی 2 گرام، پھول ایک جوڑی 2 گرام، چوڑی دو عدد 7 گرام، انگوٹھی ایک عدد 3 گرام۔ کل وزن 14 گرام (22 کیرٹ)۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　الامۃ بشریٰ خاتون　　گواہ محمد نورالزمان

وصیت 17089:: میں اکرام الحق ولد غیاث الدین احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن پانی شالہ ڈاکخانہ اراجی پانی شالہ ضلع دکھن دیناجپور صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد نورالزمان مولا　　العبد اکرام الحق　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17090:: میں سلمہ بانو زوجہ شیخ محمد داؤد علی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 1988ء ساکن کوکھڑہ ڈاکخانہ ڈیہا ضلع بیر بھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/4/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 10500 روپے کے عوض میں ایک تالاب ایک ڈسمل پر مشتمل بمقام کوکھڑہ ڈیہا جس کی قیمت اندازاً 8000 روپے ہوگی۔ اور دو کڑے طلائی اور دو جوڑی بالی کل وزن 10 گرام (22 کیرٹ) جس کی قیمت اندازاً 8500 روپے ہوگی۔ زیور طلائی ایک نکلس وزن 15 گرام، بالیاں ایک جوڑی 3 گرام۔ کل وزن 18 گرام (22 کیرٹ) قیمت اندازاً 13000 روپے ہوگی۔ نقرئی زیور ایک جوڑی پائل دو تولہ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ محمد داؤد علی　　الامۃ سلمہ بانو　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17091:: میں نوشاد علی ولد رضن علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 51 سال تاریخ بیعت 1986ء ساکن کہاری ڈاکخانہ کرتن پارہ ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ 2.8 بیگھہ زمین مع مکان بمقام کہاری جس کی اندازاً قیمت 50000 روپے ہوگی۔ زرعی زمین 1.5 بیگھہ جس کی قیمت 15000 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3844 روپے ہے۔ کھیتی باڑی، مکان و تالاب سے سالانہ آمد 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ امان علی　　العبد نوشاد علی　　گواہ عظمت علی

وصیت 17092:: میں محمد رضوان ولد تعریف علی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن نزاروپٹا ڈاکخانہ نزاروپٹا ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اراضی دو بیگھہ زرعی بمقام نزاروپٹا جس کی موجودہ قیمت اندازاً 35000 روپے ہوگی۔ پلاٹ رہائشی 1768 مربع بمقام ٹینگنا ماری ابھے پوری جس کی موجودہ قیمت اندازاً 30000 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3480 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد محمد رضوان　　گواہ فیضان احمد

وصیت 17093:: میں امان علی ولد حضرت علی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن ابھے پوری ڈاکخانہ ابھے پوری ضلع بونگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زمین و مکان 2520 مربع فٹ ٹینگنا ماری ابھے پوری جس کی قیمت اندازاً 150000 روپے۔ اراضی 3600 مربع فٹ بمقام ٹینگنا ماری ابھے پوری جس کی قیمت اندازاً 43000 روپے۔ اس میں آدھا حصہ میرا ہے اور آدھا اہلیہ کا ہے۔ اراضی و مکان خستہ 5 مرلہ شاملات بمقام ترکھانہ والی قادیان جس کی قیمت اندازاً 80000 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ فیضان احمد　　العبد امان علی　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17094:: میں نعمت علی ولد قاضی بدرالدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن ٹینگنا ماری ڈاکخانہ ابھے پوری ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ والد صاحب بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ ذاتی جائیداد: 2880 مربع فٹ مع مکان ٹینگنا ماری ابھے پوری جس کی موجودہ قیمت اندازاً 120000 روپے ہے۔ زرعی زمین 1.25 بیگھہ زار بھیٹا قیمت اندازاً 30000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3780 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالطیف　　العبد نعمت علی　　گواہ فیضان احمد

وصیت 17095:: میں اشفاق عالم ولد اجابت چودھری مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن کوشمنڈی ڈاکخانہ کوشمنڈی ضلع دکھن دیناجپور صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ تین ڈسمل زمین قیمت اندازاً 10000 روپے وراثت میں ملی ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نورالزمان مولا　　العبد اشفاق عالم　　گواہ محمد انور احمد

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

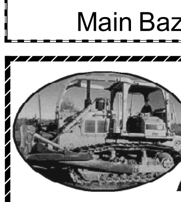
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)

Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

جامعہ احمدیہ قادیان میں

داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

تمام امراء کرام وصدر صاحبان ومبلغین ومعلمین کرام سے درخواست ہے کہ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے اور اپنی زندگیاں وقف کرنے کے خواہشمند اور حصول علم کی اعلیٰ استعداد رکھنے والے طلباء کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوائیں۔

امسال جامعہ احمدیہ کا تدریسی سال ۱۲/جولائی ۲۰۰۸ء سے شروع ہو رہا ہے۔ نئے داخل ہونے والوں کا تحریری امتحان جامعہ کھلنے کے دو دن بعد مورخہ ۱۴/جولائی کو ہوگا۔لہٰذا داخلہ لینے والے طلباء کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ پرنسپل جامعہ احمدیہ کو خط لکھ کر جلد از جلد داخلہ فارم منگوالیں۔ پھر اس فارم کی تکمیل کر کے مع سندات (میٹرک سرٹیفکٹ) صدر اور امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ واپس پرنسپل جامعہ کو ۳۰/جون ۲۰۰۸ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک بھجوادیں۔اس کے بعد میں موصول ہونے والے فارم نیز فیکس سے بھجوائے ہوئے فارم وسندات قابل قبول نہ ہونگے۔ فارم ہر لحاظ سے مکمل اور درست ہونے کی صورت میں قادیان تحریری امتحان کے لئے بلایا جائے گا۔

شرائط داخلہ:

۱-درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے تیار ہو۔

۲-جسمانی وذہنی طور پر صحت مند ہو۔مکمل صحت کا ہیلتھ سرٹیفکیٹ ہمراہ ہونا چاہئے جو کسی مقررہ مستند ہسپتال کا ہو۔اور جس پر امیر جماعت وصدر جماعت کی تصدیق ودستخط ہوں۔

۳-تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو اور انگلش کا مضمون لیا گیا ہو۔میٹرک پاس امیدوار کی عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔2+10 انٹر پاس امیدوار کی عمر ۱۹ سال سے زائد نہ ہو۔

۴-قرآن کریم ناظرہ صحیح تلفظ سے جانتا ہو۔

۵-امیدوار غیر شادی شدہ ہو۔

۶-اُمیدوار کو ان تمام سندات کو صحیح اور قواعد کے مطابق پائے جانے کے بعد داخلہ امتحان میں شرکت کے لئے اجازت نامہ بھجوایا جائے گا۔اس اجازت کے ملنے پر ہی طالب علم امتحان کے لئے جامعہ احمدیہ قادیان آسکے گا۔یہ اطلاع بذریعہ ٹیلی فون بھی کی جاسکتی ہے۔اس لئے رابطے کے لئے ٹیلی فون نمبر ضرور لکھیں۔

۷-اُمیدوار کو آمد ورفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہونگے۔داخلہ امتحان میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات خود برداشت کرنے ہونگے۔

۸-امیدوار موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ ہمراہ لیکر آئیں۔

۹-جن امیدواروں کو قادیان بلایا جائے گا۔ان کا تحریری اور زبانی ٹیسٹ (قرآن مجید ناظرہ اور اردو انگریزی میٹرک کے معیار کا) ہوگا۔انٹرویو میں دینی معلومات کے علاوہ معلومات عامہ کے سوال بھی کئے جائیں گے۔

۱۰-تحریری اور زبانی ٹیسٹ میں پاس ہونے والے اُمیدوار کو ہی جامعہ احمدیہ میں داخلہ مل سکے گا۔

ضروری نوٹ: ہندوستان کے تمام علاقہ جات میں میٹرک کے امتحانات مکمل ہو چکے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں تدریس ۱۲/جولائی ۲۰۰۸ء کو شروع ہوگی۔ان تین چار مہینوں میں خواہشمند اُمیدوار مقامی معلم یا کسی اور ذریعہ سے قرآن مجید ناظرہ اور اُردو روانی سے لکھنا اور پڑھنا سیکھتے رہیں۔اسی طرح خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے شائع کردہ کتاب ’’کامیابی کی راہیں‘‘ پر مکمل عبور حاصل کریں۔اسی عرصہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کو توجہ سے سنیں اور ہر خطبے کے مختصر نوٹس اپنی ڈائری میں لکھتے چلے جائیں۔

داخلہ برائے حفظ قرآن مجید

جامعہ احمدیہ قادیان میں درجہ حفظ القرآن بھی قائم ہے۔اس کا تعلیمی سال بھی ۱۲/جولائی سے شروع ہوتا ہے۔اس میں داخلہ لینے کے لئے درج ذیل شرائط ضروری ہیں۔

۱-امیدوار کی عمر دس سال سے زائد نہ ہو۔

۲-امیدوار کو ناظرہ قرآن مجید صحیح تلفظ سے پڑھنا آتا ہو۔

۳-امیدوار کو جامعہ احمدیہ قادیان کی مذکورہ شرائط داخلہ کی شرط نمبر ۲ شرط نمبر ۴ و نمبر ۷ (ہیلتھ سرٹیفکیٹ اور کوچنگ سرٹیفکیٹ کی حد تک شرط نمبر ۸، نمبر ۹ اور نمبر ۱۰ پر عمل کرنا ہوگا۔

داخلہ کے تعلق سے ہر قسم کی خط وکتابت پرنسپل جامعہ احمدیہ سے کی جائے۔

داخلہ فارم منگوانے اور پھر واپس بھجوانے اور دیگر معلومات کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

Principal Jamia Ahmadiyya, P.O. Qadian Distt. Grudaspur
Punjab. Pin-143516
Tel : (O) 01872-223873 (H) 221647 (Mobile) 09876376447

(پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

جامعۃ المبشرین قادیان میں

داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جملہ امراء وصدر صاحبان ومبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اگست 2006 سے جامعۃ المبشرین قادیان کا نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ داخلہ فارم پر پرنسپل جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔داخلہ فارم صوبائی امراء ومبلغین کرام کو بھجوائے جارہے ہیں۔

شرائط داخلہ:: (۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔(۲) جسمانی وذہنی طور پر صحت مند ہو (معذور نہ ہو) (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ضروری ہے۔(۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔(۵) عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔گریجویت ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔(۷) امیر جماعت/صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ کی دینی واخلاقی حالت تسلی بخش ہے۔درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت/صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع ۴ عدد فوٹو (Stamp Size)۔ 30 جون 2008ء تک دفتر جامعۃ المبشرین میں بھجوادیں۔داخلہ فارم پہنچنے پر ان کے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلباء کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔

☆......تحریری ٹیسٹ وانٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعۃ المبشرین میں داخل کیا جائے گا۔

☆......قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ٹیسٹ وانٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی کے اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔

☆......امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم، سرد کپڑے وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔

☆......یہ کورس چار سال کا ہوگا اور معلمین کا تقرر عارضی بالمقطعہ گریڈ میں ہوگا۔

نصاب :: تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا

اردو۔ایک مضمون اور درخواست

انٹرویو: اسلامیات، نماز، تاریخ احمدیت، جنرل نالج انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ قرآن مجید ناظرہ۔

خط وکتابت کیلئے پتہ

Principal, Jamiatul Mubashreen,
Guest House Civil Line,Qadian-143516 Distt. Gurdaspur (Punjab)
Mob. 09417950166, (O) 01872-222474

(پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان)

اگر آپ نے کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے

تو براہِ کرم ہم سے رابطہ فرمائیں

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو آپ سے درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

’’ریسرچ سیل‘‘ ایسی تمام کتب/اخبارات ورسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا (Data) اکٹھا کر رہا ہے جو ۱۸۸۹ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔جزاکم اللہ خیراً

ضروری کوائف:

کتاب کا نام:　　مصنف/مرتب/مترجم کا نام:　　ایڈیشن:　　مقام اشاعت:

تاریخ اشاعت:　　ناشر/طابع:　　تعداد صفحات:　　سائز کتاب:　　موضوع

برائے رابطہ فون نمبرز:

منصور احمد نور الدین: موبائل 00923007713440، آفس: 0092476215953

بدر الزمان: 00923437735907

فیکس نمبر: 0092476211943

ای میل: tahqeeq@gmail.com، tahqeej@yahoo.com

ayaz313@hotmial.com

(سید میر محمود احمد ناصر انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 1st May 2008 | Issue No. 18

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

مرکز اسلام میں تحریک احمدیت کے قرآنی علم کی دھوم

تحریک احمدیت کے جدید علم کلام کی بنیاد خاص کتاب اللہ ہے۔ جماعت احمدیہ کا قرآن مبین کی روشنی میں ایمان ہے کہ:

ا-آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ اور عالمگیر نبی ہیں اور آپ کی کامل شریعت کو موجودہ گلوبیل ولیج پر نافذ کرنے کے لئے آپ کے ایک فیض یافتہ احقر الغلمان کی خبر دی گئی تھی۔

۲-موجودہ دنیا عذابوں سے گھر چکی ہے جو اسی مامور کے انکار کی پاداش اور نتیجہ ہے۔ ۳-مسیح الزمان کے منکر علماء اپنے تکفیری حربوں سے تاریخ یہود کو دہرا رہے ہیں۔ حقیقی اسلام کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

اللہ جزائے خیر دے سعودی عرب کے تصنیفی ادارہ ''دار الداعی للنشر والتوزیع الریاض'' کو جس کی سعی بلیغ سے ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۰۰۲ء میں ڈاکٹر محمد لقمان السلفی ایم اے پی ایچ ڈی کی اردو تفسیر ''تفسیر القرآن'' عمدہ کتابت، معیاری طباعت، جاذب نظر سرورق کے ساتھ دو جلدوں میں اشاعت پذیر ہوئی۔

ترجمہ کمیٹی کے رکن معزز و فاضل ارکان نے جن میں دہلی اور بہار کے علاوہ مدینہ طیبہ کے علماء بھی شامل ہیں اسے اردو زبان کا صحیح ترین ترجمہ اور تفسیر قرار دیا ہے جو نص قرآنی اور سلف صالحین کے مسلک اور منہج سے قریب تر ہے۔ ایک پاکستانی بزرگ عالم کی رائے میں ''کتاب وسنت کے پاسبان یقیناً اس تفسیر کو متاع گم گشتہ سمجھیں گے اور اسے حرز جان بنائیں گے......اس تفسیر کے مطالعہ سے میں نے آیات قرآنیہ کے ترجمہ کا سلیقہ سیکھا اور علوم ومعارف کے بہت سارے گوشے وا ہوئے۔''

اس تفسیر کو مدنظر رکھتے ہوئے محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ نے احمدیت کے قرآنی علم کلام کے مذکورہ بالا تینوں گوشوں کی حقانیت ومقبولیت کا ایمان افروز تذکرہ کیا ہے۔ چونکہ احمدیہ علم تفسیر میں یہ بات پہلے سے موجود ہے اس اعتبار سے احمدیوں کے لئے یہ بات مزید ازدیاد ایمان کا موجب ہے کہ باوجود انکار کے غیر احمدی مفسرین احمدیہ علم کلام سے ہی استفادہ کرنے پر مجبور ہیں۔ (ادارہ)

(دوست محمد شاہد-مؤرخ احمدیت)

مستقبل کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میثاق النبیین

آیت ا مع ترجمہ:

''واذاخذ اللّٰہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ و لتصرنہ۔ قال ء اقررتم واخذتم علی ذلکم اصری۔ قالوا اقررنا۔ قال فاشھدوا وانا معکم من الشھدین۔ فمن تولی بعد ذلک فاولئک ھم الفسقون۔'' (آل عمران:۸۱-۸۲)

''اور جب اللہ نے نبیوں سے میثاق لیا کہ میں تمہیں جو کچھ کتاب وحکمت دوں، پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو تمہاری چیزوں کی تصدیق کرے، تو اس پر ضرور ایمان لے آؤ گے، اور اس کی ضرور مدد کرو گے، اللہ نے کہا، پس تم لوگ گواہ رہو، اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں (۸۱) پس جس نے اس کے بعد اعراض کیا وہی لوگ فاسق ہیں۔''
(جلد ا صفحہ ۱۸۷)

آیت ۲ مع ترجمہ:

''واذ اخذنا من النّبیّن میثاقھم ومنک ومن نوح وابراھیم و موسٰی و عیسی ابن مریم، واخذنا منھم میثاقًا غلیظًا۔ لیسئل الصادقین عن صدقھم۔ واعد للکفرین عذابًا الیمًا''۔ (احزاب:۸)

''اور جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد و پیمان لیا (۶) اور آپ سے لیا، اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے لیا، اور ہم نے ان سب سے بڑا پختہ عہد لیا (۷) تاکہ اللہ (قیامت کے دن) سچوں سے ان کی سچائی کے بارے میں سوال کرے، اور اس نے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔''
(جلد ۲ صفحہ ۱۱۷۵)

تفسیر: ''(۶) اللہ تعالیٰ نے تمام انبیائے کرام سے بالعموم اور اولوالعزم انبیاء یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے بالخصوص یہ عہد و پیمان لیا کہ وہ اللہ کا پیغام لوگوں تک ضرور پہنچائیں گے، ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گے، ایک دوسرے کی مدد کریں گے، آپس میں اتفاق کے ساتھ رہیں گے، اللہ کے دین کو قائم کریں گے، اور اس میں اختلاف وافتراق نہیں پیدا کریں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران آیت (۸۱) میں فرمایا ہے: ''واذ اخذ اللہ میثاق النّبیّن لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔ قال ء اقررتم واخذتم علی ذلکم اصری۔ قالوا اقررنا۔ قال فاشھدوا وانا معکم من الشھدین۔ جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب وحکمت دوں، پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمہارے لئے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کیا تم اس کے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا کہ ہمیں اقرار ہے، فرمایا تو اب گواہ رہو اور خود میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں''۔ (ایضاً صفحہ ۱۱۷۵)

عذاب سے قبل رسول کی بعثت خدا کی سنت ہے

آیت وما کنا معذّبین......الخ (بنی اسرائیل:۱۵) کی تفسیر میں تیسیر الرحمٰن جلد ا صفحہ ۸۰۱ پر واضح لفظوں میں بیان کیا گیا ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے اپنا فضل وکرم اور ان کے ساتھ اپنا عدل وانصاف بیان فرمایا ہے کہ وہ کبھی بھی کسی قوم کو اپنا رسول بھیجنے سے پہلے عذاب نہیں دیتا۔ جب اپنا رسول بھیج کر حق وباطل کو ان کے لئے آشکار کر دیتا ہے اور پھر بھی ایمان نہیں لاتے تو ان پر اپنا عذاب نازل کر دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ آیت ۱۳۴ میں فرمایا ہے:

ولو انا اھلکنا ھم بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع ایاتک من قبل ان نذل و نخزی کہ ''اگر ہم اس سے پہلے ہی انہیں عذاب سے ہلاک کر دیتے تو یقیناً یہ کہہ اٹھتے کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا، کہ ہم تیری آیتوں کی تابعداری کرتے اس سے پہلے کہ ہم ذلیل وخوار ہوتے''۔ اس کے علاوہ بھی قرآن کریم میں بہت سی آیات ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب تک اپنا رسول بھیج کر حجت تمام نہیں کر دیتا، نہ دنیا میں کسی قوم کو ہلاک کرتا ہے اور نہ ہی آخرت میں کسی کو عذاب دے گا۔''

مسیح الزمان کے دشمن یہودی علماء

جناب ڈاکٹر محمد لقمان السلفی عہد حاضر کے مسلم نما یہودی علماء کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اوّل: ''یہود نے تورات کو پڑھا اور اسے یاد کیا، لیکن اس پر عمل نہیں کیا، بایں طور کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر دی گئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی علامتیں بیان کی گئی تھیں، اور آپ پر ایمان لانے کی تاکید کی گئی تھی، اور انہیں یقین کامل تھا کہ آپ ﷺ اللہ کے سچے نبی ہیں، لیکن محض حسد وعناد کی وجہ سے ایمان نہیں لائے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں گدھوں سے تشبیہہ دی جن کی پیٹھوں پر علوم و فنون کی بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں، جن کا وہ گدھے بوجھ تو محسوس کرتے ہیں اور ان کے نیچے دبے جاتے ہیں، لیکن ان میں موجود حقائق ومعارف سے بے بہرہ اور ان پر عمل کرنے سے محروم ہوتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جن یہود نے اللہ کی آیتوں کی تکذیب کی ہے، ان کی بڑی ہی بری مثال ہے، یعنی ان کا حال ان گدھوں جیسا جن پر کتابیں لدی ہوں۔

امام بن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''اعلام الموقعین'' میں، اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ مثال اگرچہ یہود کے لئے بیان کی گئی ہے، لیکن یہ ہر اس حامل قرآن پر چسپاں ہوتی ہے جو اس پر عامل نہیں ہوتا، اور اس کا کما حقہ حق ادا نہیں کرتا۔

یہود کہتے تھے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، جیسا کہ سورۃ المائدہ آیت ۱۸ میں آیا ہے: (نحن ابناء اللہ واحباؤہ) اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اسی دعویٰ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی تکذیب کی ہے کہ اگر تمہارا گمان صادق ہے تو اللہ کے سامنے اپنی تمنا کا اظہار کرو تاکہ وہ تمہیں جلد ہی آخرت میں پہنچادے، اور جنت میں داخل کردے تاکہ تم دنیا اور اس کے غموں سے نجات پاؤ۔

بقیہ مضمون صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں